

نماز کی کتاب

The e-Book of Ahlesunnat Network

مصنف

علاء الدین شاہ ابوالحسن قادری

نماز..... رسول معظم، نور مجسم، رحمت دو عالم ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے..... دین کا ستون ہے..... جنت کی کنجی ہے..... مومن کی معراج ہے..... افضل جہاد ہے..... ایمان کی علامت ہے..... دل کا نور ہے..... چہرے کی رونق ہے..... روح کی غذا ہے۔

نماز..... گھر میں نزول برکت کا باعث ہے..... رزق میں وسعت کا سبب ہے..... جسمانی اور روحانی امراض کی شفا ہے..... قبر کے اندھیرے میں روشنی ہے..... محشر کی دھوپ میں سایہ ہے۔

نماز..... قبر کی وحشت میں دل بہلانے والی ہے..... پلی صراط پر سے جلدی گزارنے والی ہے..... گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہے..... نمازی اور دوزخ کے درمیان پردہ یعنی آڑ ہے..... شیطان کو دفع کرتی ہے..... اللہ تعالیٰ کا قرب اور رضا عطا کرتی ہے۔

ایمان اور عقائد کی درستگی یعنی کلمہ طیبہ پڑھنے کے بعد تمام فرائض میں سب سے اہم فریضہ نماز ہے۔ آقا و مولیٰ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے،
 ”اللہ تعالیٰ نے میری امت پر تمام چیزوں سے پہلے نماز فرض کی اور قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کا حساب لیا جائے گا۔“ ایک حدیث شریف میں یہ بھی وارد ہے کہ
 جس نے نماز کو قائم رکھا، اس نے دین کو قائم رکھا اور جس نے نماز کو ترک کیا، اس نے اپنے دین کو گرا دیا۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا،
 ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا، میں تیرا سینہ غنا سے بھر دوں گا اور اگر تو ایسا نہ کرے گا تو تجھے بہت سے کاموں میں مصروف کر دوں گا مگر تیری غریبی دور نہ کروں گا۔“ (مشکوٰۃ، ابن ماجہ)

آقا و مولیٰ ﷺ کا ایک اور فرمانِ عالیشان ہے،
 ”پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو۔ بڑھاپے سے پہلے جوانی کو، بیماری سے پہلے تندرستی کو، فقری سے پہلے امیری کو، مشغولیت سے پہلے فرصت کو اور موت سے پہلے زندگی کو۔“ (ترمذی)

افسوس کہ آج مسلمان نماز سے غافل ہو گئے ہیں، اکثر لوگوں کے پاس نماز پڑھنے کا وقت ہی نہیں جبکہ بعض لوگ نماز تو پڑھتے ہیں مگر نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ نہیں جانتے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ نماز کا صحیح طریقہ سیکھا جائے اور پانچوں وقت کی نماز باجماعت پابندی سے ادا کی جائے۔

اس مختصر کتاب میں نماز کی فضیلت و اہمیت اور اسکے متعلق ضروری مسائل قرآن کریم، احادیث مبارکہ اور فقہ حنفی کی معتبر کتب، فتاویٰ رضویہ اور بہار شریعت کی روشنی میں تحریر کیے جا رہے ہیں، اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو علم دین سکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ النبی اکرم ﷺ۔

نماز کی اہمیت

قرآن مجید اور احادیث کریمہ میں جابجا نماز کی پابندی کا حکم دیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہوا، ”اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔“ (البقرہ: ۴۳، کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا، ”نکھبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز (عصر) کی۔“ (البقرہ: ۲۳۸، کنز الایمان از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

ایک اور مقام پر فرمایا گیا، ”اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں۔“ (ہود: ۱۱۴، کنز الایمان)

دن کے دونوں کناروں سے صبح و شام مراد ہیں۔ زوال سے قبل کا وقت صبح میں اور بعد کا شام میں داخل ہے۔ صبح کی نماز فجر اور شام کی نماز ظہر و عصر ہیں اور رات کے حصوں کی نمازیں مغرب اور عشاء ہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان)

قرآن کریم میں نماز پڑھنے کو مشرکوں کی مخالفت قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد ہوا، ”اور نماز قائم رکھو اور مشرکوں (میں) سے نہ ہو۔“ (الروم: ۳۱)

گویا نماز نہ پڑھنا مشرکوں کی مثل ہونا ہے۔ اس کی وضاحت آقائے دو جہاں ﷺ کے اس ارشاد گرامی سے بھی ہوتی ہے کہ ”بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز چھوڑنا ہے۔“ (مسلم)

ایک جگہ بے نمازیوں کے لیے یوں وعید فرمائی گئی،

”تو ان کے بعد اکی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں (یعنی ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غشی کا جنگل پائیں گے“

”(مریم: ۵۹، کنز الایمان)

غشی دوزخ کے نچلے حصے میں ایک کنواں ہے جس میں اہل دوزخ کی پیپ گرتی ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ جہنم کی سب سے زیادہ گرم اور گہری وادی ہے اور انہیں ایک کنواں ہے جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے تو اللہ عزوجل اس کنوئیں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے۔ یہ کنواں بے نمازیوں، زانیوں، شرابیوں، سود خوروں اور والدین کو ایذا دینے والوں کے لیے ہے۔

قرآن کریم میں منافقوں کی ایک نشانی یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ نماز پڑھنے میں سستی کرتے ہیں اور اسے بوجھ سمجھتے ہیں۔

ارشاد ہوا، ”اور جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے، لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں“۔ (النساء: ۱۴۲، کنز الایمان)

منافقوں کے متعلق سرکارِ دو عالم ﷺ کا ارشاد ہے، ”منافقوں پر فجر اور عشاء سے زیادہ کوئی نماز بھاری نہیں اور یہ اگر جانتے کہ ان نمازوں میں کیا ثواب ہے تو زمین پر گھسٹتے ہوئے بھی پہنچتے“۔ (بخاری، مسلم)

قرآن کریم میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ نماز پڑھنا ان لوگوں کے لیے ہرگز مشکل نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

ارشاد ہوا، ”اور بیشک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر نہیں جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں، جنہیں یقین ہے کہ انہیں اپنے رب سے ملنا ہے اور اسی کی طرف پھرتا“۔ (البقرہ: ۴۵، ۴۶؛ کنز الایمان)

قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ ہر مسلمان پر پانچوں نمازیں پابندی سے ادا کرنا فرض ہے۔ نماز پڑھنے میں سستی کرنا خصوصاً فجر اور عشاء کی نمازیں نہ پڑھنا منافقوں کی نشانی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز نہ پڑھنا کافروں کا طریقہ ہے اسی لیے صحابہ کرام اعمال میں سے نماز کے سوا کسی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔ نماز کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگائیے کہ حدیث پاک میں بچپن ہی سے نماز پڑھنے کی تاکید فرمائی گئی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ”جب بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز میں غفلت پر انہیں مارو اور اس عمر سے ان کے بستر بھی علیحدہ کر دو“۔ (ابوداؤد)

نماز قضا کرنے کا گناہ

رسول معظم نور محمد ﷺ کا ارشاد ہے، جو شخص نماز قضا کر دے اور بعد میں قضا پڑھ لے، وہ اپنے وقت پر نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے ایک ہب جہنم میں جلے گا۔ ہب کی مقدار اسی (۸۰) سال ہوتی ہے اور ایک سال تین سو ساٹھ (۳۶۰) دن کا جبکہ قیامت کا ایک دن ایک ہزار سال کے برابر ہوگا۔

(یعنی ایک نماز قضا کرنے والے کو دو کروڑ اٹھاسی لاکھ سال جہنم میں رہنا ہوگا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ)..... (مجالس الابرار)

صدر الشریعہ علامہ مولانا امجد علی اعظمی قدس سرہ فرماتے ہیں، نماز کو مطلقاً چھوڑ دینا تو سخت ہولناک بات ہے نماز قضا کرنے والوں کے لیے رب تعالیٰ فرماتا ہے، خرابی ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نمازوں سے بے خبر ہیں، وقت گزار کر پڑھنے اٹھتے ہیں۔ (الماعون: ۴) جہنم میں ایک وادی ہے جس کی سختی سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے اس کا نام ویل ہے قصد نماز قضا کرنے والے اسکے مستحق ہیں۔ (بہار شریعت حصہ سوم ص ۲)

نماز کی برکتیں

آقا موملی ﷺ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا، اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اسکے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا؟ عرض کی، بالکل نہیں۔ ارشاد فرمایا، ”یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے کہ انکی برکت سے اللہ تعالیٰ سب گناہ مٹا دیتا ہے“۔ (بخاری، مسلم)

یہاں گناہ سے مراد صغیرہ گناہ ہیں۔ کبیرہ گناہ کبھی توبہ سے اور حقوق العباد ادا کرنے سے معاف ہوتے ہیں۔

مشکوٰۃ شریف میں ایک روایت یہ بھی ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ پت جھڑ کے موسم میں ایک درخت کے پاس تشریف لائے اور انکی شاخیں پکڑ کر ہلائیں تو پتے گرنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، جب مسلمان اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اسکے گناہ ایسے ہی گر جاتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے گر گئے۔

نبی کریم ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے،

”جو نماز کی پابندی کرے گا نماز اسکے لیے قیامت کے دن روشنی، دلیل اور ذریعہ نجات ہو جائے گی اور جو اس کی پابندی نہ کرے گا تو اس کے لیے نہ روشنی ہوگی نہ دلیل نہ نجات، اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف یعنی بڑے بڑے کافروں کے ساتھ ہوگا“۔ (مشکوٰۃ)

نماز کی ایک برکت یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے ہر مشکل آسان ہوتی ہے اور نمازی کو سکون ملتا ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ آقا موملی ﷺ کو جب کوئی مشکل یا سخت کام پیش آتا تو آپ ﷺ فوراً نماز کی طرف متوجہ ہوتے تھے۔ (ابوداؤد)

نماز باجماعت کی فضیلت

آقا موملی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، ”باجماعت نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس (۲۷) درجے زیادہ افضل ہے“۔ (بخاری، مسلم)

محبوب کبریٰ ﷺ نے فرمایا، ”میرا دل چاہتا ہے کہ چند جوانوں سے کہوں کہ بہت سا ایندھن جمع کر کے لائیں پھر میں ان کے پاس جاؤں جو بلا عذر گھروں میں نمازیں

پڑھتے ہیں اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔“ (مسلم، ابوداؤد)

نور مجسم ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے، ”جو اپنے گھر سے طہارت و وضو کر کے فرض نماز ادا کرنے کے لیے مسجد جاتا ہے اسکے ہر ایک قدم پر ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور دوسرے قدم پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔“ (مسلم)

حضور ﷺ نے فرمایا، ”جو شخص اذان کی آواز سنے اور بلا عذر نماز کو نہ جائے اور گھر میں پڑھ لے، اس کی وہ نماز قبول نہیں ہوتی۔“ صحابہ کرام نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! عذر سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا، ”خوف یا مرض۔“ (ابوداؤد)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے، ”اگر نماز باجماعت سے پیچھے رہ جانے والا جانتا کہ اس جانے والے کے لیے کیا اجر ہے تو وہ گھسٹتا ہوا حاضر ہوتا۔“ (طبرانی)

خشوع و خضوع کی اہمیت

آقا و مولیٰ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے، ”اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے کیا کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر یہ نہ ہو سکے تو کم از کم یہ ضرور یقین رکھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔“ (بخاری)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جو شخص اچھی طرح وضو کر کے سب نمازیں وقت پر ادا کرے، خشوع و خضوع سے قیام کرے، رکوع اور سجدہ بھی اطمینان سے کرے اور پوری نماز اچھے طریقے سے تو وہ نماز چمکدار بن جاتی ہے اور اسے یوں دعا دیتی ہے، اے نمازی! اللہ تیری ایسے ہی حفاظت کرے جیسے تو نے میری حفاظت کی۔ اور جو نماز کو بری طرح ادا کرے یعنی صحیح وضو نہ کرے، رکوع و سجدہ بھی اچھی طرح نہ کرے تو وہ نماز بد دعا دیتی ہے کہ اللہ تجھے ایسا ہی برباد کرے جیسے تو نے مجھے برباد کیا۔ پھر وہ نماز پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔ (طبرانی)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، بدترین چور وہ ہے جو نماز میں سے چوری کرے۔ صحابہ کرام نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! وہ نماز میں سے کیسے چوری کرتا ہے؟ فرمایا، وہ رکوع اور سجدے اچھی طرح ادا نہیں کرتا۔ (مسند احمد، طبرانی)

ایک اور حدیث پاک میں پابندی سے سب نمازیں خشوع و خضوع سے ادا کرنے والوں کو مغفرت کی خوشخبری دی گئی۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے کہ ”خشوع کرنے والے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز سکون سے پڑھتے ہیں۔“

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ تمام حقوق و آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے خشوع و خضوع اور اطمینان و سکون سے نماز ادا کرنی چاہیے۔

نماز، متقی بنادیتی ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہوا، ”پیشک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے۔“ (العنکبوت: ۴۵، کنز الایمان)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے یعنی جو شخص پابندی سے نماز کو اس کے حقوق و آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے ادا کرتا ہے، رفتہ رفتہ وہ تمام برے کاموں کو چھوڑ دیتا ہے اور متقی بن جاتا ہے۔

”ایک انصاری جوان سپہ سالار ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا اور بہت سے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب بھی کرتا تھا۔ حضور ﷺ سے اسکی شکایت کی گئی، آپ نے فرمایا، اس کی نماز کسی روز اس کو ان بری باتوں سے روک دے گی۔ چنانچہ جلد ہی اس نے توبہ کی اور اسکا حال بہتر ہو گیا۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جس کی نماز اسے بے حیائی اور برے کاموں سے نہ روکے وہ نماز ہی نہیں۔“ (تفسیر خزائن العرفان)

نماز کی قبولیت کا گمان رکھیے

نماز کے دوران جو دنیاوی خیالات آئیں، ان کی طرف توجہ نہ کریں بلکہ انکی پرواہ کیے بغیر اپنے ذہن کو نماز میں پڑھ جانے والے الفاظ اور ان کے معانی کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔

بعض لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ ہمیں یہ اطمینان کیسے ہو کہ ہم نے جو نماز پڑھی اسے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالیا؟ اس کا جواب سمجھنے کے لیے اس حدیث پاک پر غور کیجیے، ارشاد ہوا، اللہ تعالیٰ قیامت میں اپنے بندے کے ساتھ ویسا معاملہ کرے گا جیسا بندے نے اپنے رب کے ساتھ ظن رکھا ہوگا۔ لہذا خوفِ خدا کے ساتھ ساتھ عبادت کے قبول ہونے کا حسن ظن رکھنا بھی ضروری ہے۔

علماء کرام فرماتے ہیں، اگر تم نے فجر کی نماز پڑھی اور پھر ظہر کی نماز بھی پڑھ لی تو یہ نیک گمان کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری فجر کی نماز قبول فرمائی۔ پھر جب نماز عصر پڑھ لو تو ظہر کے قبول ہونے کا اطمینان کر لو، اسی طرح ہر اگلی نماز ادا کرنے کے بعد پچھلی نماز قبول ہونے کا اطمینان کر لو کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ تمہاری نماز فجر قبول نہ فرماتا تو تمہیں نماز ظہر میں حاضر ہونے کی توفیق نہ دیتا۔ رب کریم کا تمہیں ہر اگلی نماز ادا کرنے کی توفیق دینا اس بات کی دلیل ہے کہ اس نے تمہاری پچھلی نماز کو قبول فرمایا ہے۔

نماز اس شخص کی طرح پڑھنی چاہیے جسے یقین ہو کہ یہ اس کی آخری زندگی کی آخری نماز ہے۔ حضرت حاتم علی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا، آپ نماز کیسے پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، ”جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو اچھی طرح وضو کر کے جائے نماز پر اطمینان سے کھڑا ہوتا ہوں اور یہ تصور کرتا ہوں کہ کعبہ میرے سامنے ہے، جنت میرے دائیں طرف اور دوزخ میرے بائیں طرف ہے اور میں پلی صراط پر کھڑا ہوں، اور میں سمجھتا ہوں کہ موت کا فرشتہ میرے سر پر ہے اور یہ میری زندگی کی آخری نماز ہے۔ پھر میں نہایت عاجزی سے اللہ اکبر کہتا ہوں، معافی کو ذہن میں رکھ کر تلاوت کرتا ہوں اور نہایت خشوع و خضوع سے نماز ادا کرتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس کے قبول ہونے کی امید رکھتا ہوں اور اپنے اعمال کے ناقص ہونے کی وجہ سے اس کے ٹھکرادیے جانے کا خوف کرتا ہوں۔“ اللہ اکبر! یہ ہے اللہ والوں کی نماز! باری تعالیٰ ہمیں اولیاء کرام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

طہارت کا بیان

آقا و مولیٰ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، ”جنت کی کتنی نماز ہے اور نماز کی کتنی طہارت ہے۔“ (مسلم) یہاں طہارت سے مراد یہ ہے کہ نماز کی جگہ اور نمازی کا لباس پاک ہو نیز اس کا جسم خدشہ اکبر اور خدشہ اصغر سے پاک ہو یعنی نمازی پر غسل واجب نہ ہو اور وہ پاؤں بھی ہو۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا، ”اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے جہاں تصویر، کتاب یا حالتِ جنابت میں کوئی شخص ہو۔“ (ابوداؤد) اب پہلے یہ سمجھ لیجئے کہ غسل یا وضو کیسے پانی سے کیا جائے۔

فقہاء فرماتے ہیں کہ پانی بے رنگ، بے بو اور بڑا اقد یعنی قدرتی حالت میں ہونی چاہیے استعمال شدہ نہ ہو۔ اگر بدن پر کوئی نجاست نہ لگی ہو تو جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرے وہ پاک ہے مگر اس سے وضو یا غسل جائز نہیں۔ اسی طرح اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا ناخن یا بدن کا وہ حصہ جو دھلا نہ ہو، یا جس پر غسل فرض ہے اس کے جسم کا بڑا دھلا حصہ پانی میں پڑ جائے یا پانی سے چھو جائے تو وہ پانی مستعمل ہو گیا، اب اس سے وضو یا غسل نہیں ہو سکتا۔ اس کا پینا اور اس سے آنا گوندھنا مکروہ ہے البتہ اسے کپڑے دھونے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مستعمل پانی کو وضو یا غسل کے لیے استعمال کے قابل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اچھا پانی اس سے زیادہ اس میں ملا دیں یا اس میں اتنا پانی ڈالیں کہ برتن کے کناروں سے بہنے لگے، اب اس پانی سے وضو یا غسل جائز ہے۔

وضو کے فرائض

وضو کے چار فرائض ہیں:-

- ۱۔ پورا منہ دھونا: یعنی پیشانی کے شروع سے لے کر گھوڑی تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک تمام جلد پر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے۔ مونچوں یا ہنڈیوں کے بال اگر گھٹے ہوں تو صرف ان بالوں کا دھونا فرض ہے اور اگر گھٹے نہ ہوں تو جلد کا دھونا بھی فرض ہے۔ اسی طرح داڑھی کے بال اگر گھٹے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے۔ ہونٹوں کا وہ حصہ جو عادتاً بند کرنے کے بعد ظاہر رہتا ہے اس کا دھونا بھی فرض ہے۔
- ۲۔ دونوں ہاتھ کہنوں سمیت دھونا: کسی عضو کے دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصے پر کم سے کم دو دو بوند پانی بہہ جائے، بھیگ جانے یا تیل کی طرح پانی چڑھ لینے یا ایک آدھ بوند بہہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے اور نہ ہی اس سے وضو یا غسل ادا ہوگا۔ ہر قسم کے پھلے، نتھ، انگلیٹھیاں، چوڑیاں وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ انکے نیچے پانی نہ بہے تو انہیں اتار کر جلد کے ہر حصہ پر پانی پہنچانا ضروری ہے۔

نیل پاش لگی ہو تو اسے دور کیے بغیر وضو یا غسل نہیں ہوگا، البتہ جس چیز کی آوی کو عموماً یا خصوصاً ضرورت پڑتی رہتی ہے اور اسکی نگہداشت و احتیاط میں حرج ہو، ناخنوں کے اندر یا اوپر یا کسی اور دھونے کی جگہ اسکے لگے رہ جانے سے وضو ہو جائے گا اگرچہ وہ سخت چیز ہو اور اسکے نیچے پانی نہ پہنچے۔ مثلاً پکانے گوندھنے والوں کے لیے آغا، رنگریز کے لیے رنگ کا بنجر، عورتوں کے لیے ہنڈی، لکھنے والوں کے لیے روشنائی، مزدور کے لیے گارائی اور عام لوگوں کے لیے چکوں میں سرمہ کا بنجر یا بدن کا میل وغیرہ۔

۳۔ چوتھائی سر کا مسح کرنا: مسح کرنے کے لیے ہاتھ تر ہونا چاہیے خواہ تری اعضاء کے دھونے کے بعد رہے یا نہ ہو یا نہ پانی سے ہاتھ تر کیا ہو۔ کسی عضو کے مسح کے بعد جو ہاتھ میں تری باقی رہ جائے گی وہ دوسرے عضو کے مسح کے لیے کافی نہ ہوگی۔

۴۔ دونوں پاؤں دھونا: انگلیوں کی کروٹیں، گھائیاں، پٹلی، تلوے اور ابرویاں سب کا دھونا فرض ہے۔ اگر خلال کیے بغیر انگلیوں کے درمیان پانی نہ بہتا ہو تو خلال بھی فرض ہے۔

وضو کی سنتیں

وضو کی سنتیں مندرجہ ذیل ہیں:

حکم الہی کی تعمیل اور ثواب حاصل کرنے کی نیت کرنا، پاک جگہ بیٹھ کر وضو کرنا، وضو شروع کرنے سے قبل بسم اللہ پڑھنا، دونوں ہاتھ گٹھوں تک دھونا، مسواک کرنا، تین بار چلو بھر پانی سے کھٹی کرنا، تین بار ناک میں ہڈی تک پانی چڑھانا، پانی دائیں ہاتھ سے چڑھانا، بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کرنا، ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا، داڑھی کا خلال کرنا، پورے سر کا مسح کرنا، کانوں کا مسح کرنا، اعضاء دھونے کی ترتیب قائم رکھنا، ہر دھونے والے عضو کو تین بار دھونا، اعضاء کو پے درپے اس طرح دھونا کہ پہلا عضو سوسو کھنے نہ پائے۔

وضو کرنے کا طریقہ

وضو شروع کرنے سے قبل حکم الہی کی تعمیل اور ثواب پانے کی نیت کریں اور بسم اللہ پڑھ کر تین بار دونوں ہاتھ گٹھوں تک دھوئیں پھر مسواک کریں۔ مسواک دائیں ہاتھ میں اس طرح پکڑیں کہ چھوٹی انگلی مسواک کے نیچے، درمیان کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا مسواک کے سرے پر نیچے ہو۔ پہلے دائیں جانب اوپر کے دانتوں پر مسواک کریں پھر بائیں طرف اوپر کے دانت، پھر دائیں طرف نیچے اور پھر بائیں طرف نیچے کے دانتوں پر مسواک کریں۔ مسواک دانتوں کی چوڑائی میں کرنی چاہیے۔ پھر تین بار چلو میں پانی لے کر اچھی طرح کلی کریں اور تین بار ناک میں پانی چڑھائیں اور بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کریں۔ پھر تین بار اس طرح منہ دھوئیں کہ پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک کوئی جگہ خشک نہ رہے۔ اگر داڑھی ہو تو اس کا خلال بھی کیا جائے۔ پھر تین بار پہلے دایاں ہاتھ اور پھر بایاں ہاتھ کہنی سمیت دھوئیں۔ پھر دونوں ہاتھ تر کر کے پورے سر کا اس طرح مسح کریں کہ انگوٹھے اور کھڑکی کی انگلی کے سوا ایک ہاتھ کی باقی تین انگلیوں کے سرے دوسرے ہاتھ کی تین انگلیوں کے سرے سے ملائیں اور پیشانی پر رکھ کر گڈی تک اس طرح لے جائیں کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں۔ وہاں سے ہتھیلیوں سے مسح کرتے ہوئے واپس لائیں۔

پھر شہادت کی انگلی کے پیٹ سے کان کے اندر دھونی حصہ کا مسح کریں اور انگوٹھے سے کان کی بیرونی سطح کا اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کریں۔ پھر تین بار پہلے دایاں پاؤں اور پھر بایاں پاؤں ٹخنوں سمیت بائیں ہاتھ سے دھوئیں اور انگلیوں کا خلال کریں۔ داہنے پاؤں میں خلال چھوٹی انگلی سے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کریں اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کر کے چھوٹی انگلی پر ختم کریں۔ وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے کی عادت بنالیں کیونکہ حدیث شریف میں وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے والے کے لیے جنت کی بشارت آئی ہے۔

وضو کن باتوں سے ٹوٹ جاتا ہے

مندرجہ ذیل چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

پیشاب یا پاخانہ کے مقام سے کسی چیز کا ٹکنا، منہ بھر کر قے کرنا، خون یا پیپ یا زرد پانی کا نکل کر جسم پر بہہ جانا، کسی چیز سے سہارا لگا کر سوجانا، دکھتی آنکھ سے پانی کا بہنا، نماز میں آواز سے ہنسنا، بے ہوشی یا جنون طاری ہونا۔

مسواک کا بیان

آقا و مولیٰ ﷺ کا فرمان عالیشان ہے، اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت پر گراں ہوگا تو میں ان کو حکم دیتا کہ وہ ہر نماز کے ساتھ مسواک کیا کریں۔ (بخاری) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، مسواک لازم کر لو کیونکہ اس سے منہ کی صفائی ہوتی ہے اور رب تعالیٰ بھی راضی ہوتا ہے۔ (مسند احمد) علماء فرماتے ہیں کہ مسواک کرنے کے ستر (۷۰) فائدے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ مرتے وقت کلمہ طیبہ نصیب ہوتا ہے اور نزع کی تکلیف آسان ہو جاتی ہے۔ مسواک کرنا وضو کے لیے سنت ہے۔ مسواک نہ بہت نرم ہو نہ بہت سخت۔ بہتر ہے کہ سیلو، زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو۔ مسواک چھوٹی انگلی کے برابر موٹی اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی ہو اور اتنی چھوٹی بھی نہ ہو کہ مسواک کرنا دشوار ہو۔ مسواک داہنے ہاتھ میں اس طرح پکڑیں کہ چھوٹی انگلی مسواک کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا مسواک کے سرے پر نیچے ہو اور مٹھی بند نہ کی جائے۔ اس طرح مسواک کرنے والا بواسیر کے مرض سے محفوظ رہتا ہے۔

مسواک دانتوں کی چوڑائی میں کرنی چاہیے لہذا تین میں نہیں۔ پہلے اوپر کے دانت دائیں جانب اور پھر بائیں جانب سے صاف کریں پھر نیچے کے دانت پہلے دائیں اور پھر بائیں جانب سے صاف کریں۔ اوپر نیچے دائیں بائیں کم از کم تین تین مرتبہ مسواک کریں اور ہر بار مسواک کو دھولیں۔

غسل کے فرائض

غسل میں تین فرض ہیں:-

۱۔ غرغره کرنا یعنی منہ بھر کر اس طرح کھٹی کرنا کہ ہونٹ سے حلق کی جڑ تک پانی پہنچ جائے۔

۲۔ ناک میں ہڈی تک پانی پہنچانا تاکہ دونوں نچھنوں میں ہڈی تک کوئی جگہ خشک نہ رہے۔

۳۔ سارے بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہے۔

اگر دانتوں میں گوشت کے ریشے یا پان چھالیہ وغیرہ پھنسے ہوں تو انہیں صاف کرنا ضروری ہے اسی طرح ناک میں میل جم گئی ہو تو اسے صاف کر کے پانی سخت ہڈی کے شروع تک نہ بچھانا بھی لازم ہے البتہ روزے کی حالت میں مبالغہ سے بچنا چاہیے۔

غسل کا مسنون طریقہ

غسل کی نیت کر کے پہلے دونوں ہاتھ گٹھوں تک دھوئیں پھر استنجے کی جگہ دھوئیں خواہ نجاست ہو یا نہیں۔ پھر بدن پر جہاں نجاست ہو اسے دور کر کے وضو کریں مگر پاؤں نہ دھوئیں اگر کسی چوکی پر غسل کریں تو پاؤں بھی دھولیں۔ پھر بدن پر تیل کی طرح پانی مل لیں پھر تین بار دائیں کندھے پر اور تین بار بائیں کندھے پر پانی بہائیں۔ پھر تین بار سر پر اور پھر سارے جسم پر تین بار اچھی طرح پانی بہائیں اور ہاتھ پھیر کر ملیں تاکہ بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہے۔ اگر وضو میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب غسل کی جگہ سے الگ ہو کر پاؤں دھولیں۔ غسل کے دوران اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ نہ تو قبلہ رخ ہوں اور نہ ہی کوئی کلام کریں یا دعا پڑھیں۔ نیز ایسی جگہ نہائیں جہاں بے پردگی نہ ہو۔

غسل ان چیزوں سے فرض ہوتا ہے

شہوات کے ساتھ منی کا نکلنا، نیند میں احتلام ہونا، مرد یا عورت سے مباشرت کرنا خواہ انزال ہو یا نہیں، عورت کا حیض سے فارغ ہونا، عورت کا نفاس ختم ہونا۔

تیمم کب کیا جائے؟

جسے وضو یا غسل کی حاجت ہو مگر اسے پانی استعمال کرنے پر قدرت نہ ہو اسے تیمم کرنا چاہیے۔ اس کی چند اہم صورتیں درج ذیل ہیں:

چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتہ نہ ہو،

یا ایسی بیماری ہو کہ پانی کے باعث شدید بیمار ہونے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو خواہ یہ اس نے خود آزمایا ہو یا کسی مستند اور غیر فاسق طبیب نے بتایا ہو، یا اتنی سخت سردی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہو جانے کا قوی اندیشہ ہو اور لحاف وغیرہ کوئی ایسی چیز اسکے پاس نہ ہو جس سے نہانے کے بعد سردی سے بچ سکے، یا ٹرین یا بس سے اتر کر پانی استعمال کرنے میں گاڑی چھوٹ جانے کا خدشہ ہو،

یا وضو، غسل کرنے کی صورت میں نماز عیدین نکل جانے کا گمان ہو۔

تیمم کا طریقہ اور اہم مسائل

تیمم میں تین فرض ہیں۔

اول: نیت کرنا کہ یہ تیمم وضو یا غسل یا دونوں کی پاکی کے لیے ہے،

دوم: سارے منہ پر اس طرح ہاتھ پھیرنا کہ بال برابر جگہ بھی باقی نہ رہے،

سوم: دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا کہ کوئی حصہ باقی نہ رہے۔

تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کر کے بسم اللہ پڑھ کر دونوں ہاتھ زمین کی جنس سے تعلق رکھنے والی کسی چیز (مثلاً مٹی، پتھر، ماربل یا ایسی چیز جس پر کافی گرد و غبار ہو) پر ماریں اور اگر زیادہ مٹی لگ جائے تو ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جز کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جز پر ماریں۔ پھر دونوں ہاتھ سارے منہ پر اس طرح پھیر لیں کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے۔ ہونٹ کا وہ حصہ جو عادتاً منہ بند ہونے کی حالت میں دکھائی دیتا ہے اس پر بھی مسح کرنا ضروری ہے۔ اگر داڑھی ہو تو اسکا خلال بھی کریں۔

پھر دوبارہ مٹی یا پتھر پر ہاتھ ماریں اور پہلے دائیں ہاتھ کا اس طرح مسح کریں کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ دائیں ہاتھ کی پشت پر رکھیں اور انگلیوں کے سرے سے کہنی تک لے جائیں اور پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے دائیں ہاتھ کے پیٹ (یعنی اندرونی طرف) پر پھیرتے ہوئے گئے تک لائیں اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے دائیں انگوٹھے کی پشت کا مسح کریں۔

اسی طرح دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کا مسح کریں۔ مٹی یا پتھر پر ہاتھ مارتے وقت انگلیاں کھلی ہوئی حالت میں ہوں۔ اگر انگلیوں کے درمیان غبار پہنچ گیا تو انکا خلال کرنا سنت ہے اور اگر پتھر وغیرہ سے تیمم کیا جائے جس پر غبار نہ ہو تو انگلیوں کا خلال فرض ہے۔

تیمم کے وقت خواتین اس بات کی احتیاط رکھیں کہ انگوٹھی، چھلے، نتھ اور دیگر زیورات ہٹا کر جبکہ نیل پالش اتار کر جلد کے ہر حصہ پر ہاتھ پھیرنا ضروری ہے۔

بیماری میں اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے تو گرم پانی استعمال کرنا چاہیے اگر گرم پانی نہ ملے تو تیمم کیا جائے۔ یونہی اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو گلے سے نہائے اور گیلہا ہاتھ پھیر کر پورے سر کا مسح کرے۔

اگر کسی عضو پر زخم کے باعث پٹی بندھی ہو یا پلاسٹر چڑھا ہو تو ہاتھ گیلہا کر کے اس پٹی کے اوپر پھیر دیا جائے اور باقی جسم کو پانی سے دھویا جائے۔ جب اتنا آرام ہو جائے کہ

پانی پر سے پانی بہانے میں نقصان نہ ہو تو پانی بہائے، پھر جب اتنا آرام ہو جائے کہ زخم والی جگہ مسح کر سکتا ہو تو فوراً مسح کرے، پھر جب اتنی صحت ہو جائے کہ عضو پر پانی بہا سکتا ہو تو بہائے۔ غرض یہ کہ اعلیٰ پر جتنی قدرت حاصل ہوتی جائے، ادنیٰ پر اکتفا جائز نہیں۔

اگر نماز کا وقت اتنا کم رہ گیا کہ وضو یا غسل کرنے کی صورت میں نماز قضا ہو جائے گی تو تیمم کر کے نماز پڑھ لینی چاہیے البتہ وضو یا غسل کر کے اس نماز کو دہرانا ضروری ہے۔ جس عذر کے باعث تیمم کیا گیا اگر وہ ختم ہو جائے یا جن چیزوں سے وضو ٹوٹا ہے ان سے وضو کا اور جن باتوں سے غسل واجب ہوتا ہے ان سے غسل کا تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

ناپاک کپڑے پاک کرنے کا طریقہ

ناپاک کپڑے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انہیں اچھی طرح دھو کر پوری قوت سے نچوڑا جائے یہاں تک کہ مزید قوت لگانے پر کوئی قطرہ نہ ٹپکے۔ پھر ہاتھ دھو کر کپڑے دھوئیں اور انہیں اسی طرح پوری طاقت سے نچوڑیں، پھر تیسری بار ہاتھ دھوئیں اور کپڑے دھو کر انہیں پوری طاقت سے نچوڑیں کہ مزید نچوڑنے پر کوئی قطرہ نہ ٹپکے، اب کپڑے پاک ہو گئے۔ اگر کسی نے پوری قوت سے کپڑا نچوڑ لیا مگر کوئی دوسرا جو طاقت میں زیادہ ہے، اسے نچوڑے تو چند بوند پانی مزید فٹک جائے گا تو کپڑا پہلے کے حق میں پاک اور اس دوسرے کے حق میں ناپاک ہے۔

اس مسئلے میں احتیاط کرنی چاہیے، ہر کوئی یا تو اپنا ناپاک کپڑا خود پاک کرے یا پھر انہیں بہتے پانی میں پاک کیا جائے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ صابن یا واشنگ مشین سے کپڑے دھو کر انہیں کسی برتن میں ڈال دیں اور پھر اتنا پانی ڈالیں کہ کپڑے پانی میں مکمل ڈوب جائیں اور پانی برتن کے کناروں سے بہنے لگے، جب پانی بہہ رہا ہو تو اس بہتے پانی سے کپڑوں کو نکال لیں، یہ بہتے پانی کی وجہ سے پاک ہو گئے۔

ایسے نازک کپڑے جو نچوڑنے کے قابل نہیں ہیں اسی طرح چٹائی، قالین اور جوتا وغیرہ بھی اگر ناپاک ہو جائیں تو انہیں پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انہیں دھو کر لٹکا دیا جائے یہاں تک کہ ان سے پانی ٹپکنا بند ہو جائے۔ پھر دوبارہ دھو کر لٹکا دیں، جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے پھر تیسری بار دھو کر سکھا لیں، یہ پاک ہو جائیں گے۔

اذان کا بیان

سرکارِ دو عالم ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے: ”اذان دینے والوں کی گردنیں قیامت کے دن سب سے زیادہ دراز ہوں گی۔“ (مسلم) یعنی وہ رحمتِ الہی کے زیادہ امیدوار اور ثواب کے زیادہ مستحق ہوں گے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: ”جو سات برس ثواب کے لیے اذان کہے، اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے محفوظ رکھتا ہے۔“ (ترمذی، ابن ماجہ)

آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا: ”جو اذان دینے والا محض ثواب کا طالب ہو وہ اس شہید کی مثل ہے جو خون میں آلودہ ہے اور جب وہ مرے گا قبر میں اس کا بدن کیڑوں سے محفوظ رہے گا۔ (بہارِ شریعت بحوالہ طبرانی)

مسجد میں باجماعت پانچوں فرض نمازوں کی وقت پر ادائیگی کے لیے اذان سنت مؤکدہ ہے اور اس کا حکم واجب کی مثل ہے کہ اگر اذان نہ کہی تو وہاں کے سب لوگ گناہگار ہو گئے۔ بے وضو اذان کہنا مکروہ ہے۔ ہر فرض نماز کے لیے اذان اس نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد کہی جاسکتی ہے۔ جو اذان وقت سے قبل کہی گئی اسے وقت پر لوٹانا چاہیے۔

شریعت میں اذان ایک خاص قسم کا اعلان ہے جس کے لیے یہ الفاظ مقرر ہیں:

”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔“

اذان اور اقامت دونوں میں حی علی الصلوٰۃ کہتے وقت دائیں اور حی علی الفلاح کہتے وقت بائیں طرف منہ کرنا چاہیے۔ اذان بن کر اس کا جواب دینے کا حکم ہے یعنی جو کلمہ مؤذن کہے سننے والا وہی کلمہ کہے مگر حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہ کہے۔

فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد دوسرے یہ کہا جائے:

”نمازِ نیند سے بہتر ہے۔“ اس کے جواب میں یہ کہیں: صَدَقْتَ وَبَرَزْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ۔ ”تم نے سچ کہا اور اچھا کام کیا اور تم نے حق کہا ہے۔“

جب اذان ہو تو اتنی دیر کے لیے سلام و کلام اور تلاوت وغیرہ تمام اشغال موقوف کر دے اور اذان کو فوراً سننے اور جواب دے۔ اقامت کا بھی یہی حکم ہے۔ جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس پر معاذ اللہ خاتمہ براہونے کا خوف ہے۔

جب مؤذن ”اَھمَدُ اِنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ“ کہے تو سننے والا درود شریف پڑھے، ”صَلِّی اللّٰہُ عَلَیْکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ“ اور مستحب ہے کہ اپنے انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگائے اور یہ پڑھے، ”قُوَّةٌ غَیْبِیْ بِکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ مَتَّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ“۔ ایسا کرنے والے کو حضور ﷺ اپنے ساتھ جنت میں لے جائیں گے۔

جماعت کے وقت جو کلمات کہے جاتے ہیں انہیں اقامت کہتے ہیں، یہ اذان کی مثل ہے سوائے اس کے کہ اقامت میں حی علی الفلاح کے بعد دوسرے یہ بھی کہا جاتا ہے:

”نماز کے لیے جماعت کھڑی ہوگئی“۔ اسکے جواب میں یہ کہا جائے: اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَذَامَهَا مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْاَرْضُ۔ ”اللہ اس کو قائم رکھے اور ہمیشہ رکھے جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں۔“

اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑا ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے، اسے چاہیے کہ بیٹھ جائے اور جب مُکبّر حی علی الفلاح پر پہنچے اس وقت کھڑا ہو۔ یونہی جو لوگ مسجد میں بیٹھے ہیں وہ بھی بیٹھے رہیں اور اس وقت کھڑے ہوں جب مُکبّر حی علی الفلاح پر پہنچے۔ یہی حکم امام کے لیے ہے۔

اگر چند اذانیں سننے تو سننے والے کو پہلی اذان کا جواب دینا چاہیے اور بہتر ہے کہ سب کا جواب دیدیا جائے۔ خطبہ کی اذان کا جواب زبان سے دینا مقتدیوں کو جائز نہیں۔ اذان کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھنی چاہیے:

”اے اللہ! اے اس دعوتِ کامل اور قائم ہونے والی نماز کے مالک! تو ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ، فضیلت اور بلند درجہ عطا کر اور ان کو اس مقامِ محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، اور ہمیں قیامت میں ان کی شفاعت عطا فرما، بیشک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔“

نمازوں کی رکعات

☆ فجر کی نماز کی چار رکعات ہیں، پہلے دو سنت (مؤکدہ) اور پھر دو فرض۔

☆ ظہر کی نماز کی بارہ رکعات ہیں جن کی ترتیب یوں ہے: پہلے چار سنت (مؤکدہ)، پھر چار فرض، پھر دو سنت (مؤکدہ) اور پھر دو نفل۔

☆ عصر کی نماز کی آٹھ رکعات ہیں۔ پہلے چار سنت (غیر مؤکدہ) پھر چار فرض۔

☆ مغرب کی نماز کی سات رکعات ہیں۔ پہلے تین فرض پھر دو سنت (مؤکدہ) اور پھر دو نفل۔

☆ عشاء کی نماز کی سترہ رکعات ہیں جن کی ترتیب یہ ہے: چار سنت (غیر مؤکدہ)، چار فرض، دو سنت (مؤکدہ)، دو نفل، تین وتر (واجب) اور دو نفل۔

☆ جمعہ کی نماز کی چودہ رکعات ہیں جن کی ترتیب یوں ہے: چار سنت (مؤکدہ)، دو فرض، چار سنت (مؤکدہ)، دو سنت (مؤکدہ) اور دو نفل۔

سنتیں بعض مؤکدہ ہیں کہ شریعت میں اس پر تاکید آئی، بلا عذر ایک بار بھی ترک کرے تو مستحقِ ملامت ہے اور ترک کی عادت کرے تو فاسق، مردود الشہادۃ اور مستحقِ نار ہے، اور بعض ائمہ نے فرمایا کہ وہ گمراہ ٹھہرایا جائے گا اور گناہگار ہے اگرچہ اس کا گناہ واجب کے ترک سے کم ہے۔ سنت کو ترک کرنے کی عادت بنالینا حرام کے قریب ہے اور ایسے شخص کے متعلق اندیشہ ہے کہ معاذ اللہ شفاعت سے محروم ہو جائے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا، ”جو سنت کو ترک کرے گا اسے میری شفاعت نہ ملے گی۔“

نماز کی شرائط

نماز کی چھ شرائط ہیں۔ طہارت، ستر عورت، استقبال قبلہ، وقت، نیت، تحریمہ۔

1- نماز کی پہلی شرط طہارت ہے یعنی نماز کا جسم اور لباس پاک ہونا چاہیے نیز جس جگہ نماز پڑھی جائے وہ بھی نجاست سے پاک ہونی ضروری ہے۔ طہارت کے لیے اگر حاجت ہو تو غسل کیا جائے ورنہ وضو کرنا ضروری ہے۔ وضو، غسل، تیمم اور کپڑے پاک کرنے سے متعلق ضروری مسائل پہلے بیان کیے جا چکے ہیں۔

2- نماز کی دوسری شرط ستر عورت ہے یعنی بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے اسے چھپایا جائے۔ مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک کا حصہ ستر عورت ہے جبکہ عورت کے لیے دونوں ہتھیلیوں، پاؤں کے تلووں اور چہرے کے سوا سارا بدن عورت یعنی چھپانے کی چیز ہے۔ نماز کے علاوہ عورت کو نامحرموں سے چہرے کا پردہ کرنا بھی لازم ہے۔

انتابار یک لباس جس سے بدن کی رنگت جھلکتی ہو یا ایسا باریک دوپٹہ جس سے بالوں کی سیاہی چمکے، ستر کے لیے کافی نہیں یعنی ایسے لباس میں نماز نہیں ہوتی بلکہ ایسا لباس نماز کے علاوہ بھی حرام ہے۔

3- نماز کی تیسری شرط استقبال قبلہ یعنی کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا ہے۔ نماز کا منہ اور سینہ قبلہ کی طرف ہونا چاہیے۔

4- چوتھی شرط نماز کا وقت ہے۔ فجر کی نماز کا وقت صبح صادق سے لے کر سورج کی کرن چمکنے تک ہے یعنی سورج طلوع ہونے سے پہلے نماز فجر مکمل کر لینی چاہیے۔ ظہر کی نماز کا وقت سورج ڈھلنے سے اس وقت تک ہے جب ہر چیز کا سایہ اصل سائے سے دوگنا ہو جائے۔ اصلی سایہ وہ ہے جو سورج کے خط نصف النہار پر پہنچنے کے وقت ہوتا ہے۔ عصر کی نماز کا وقت ظہر کا وقت ختم ہونے سے لے کر سورج غروب ہونے تک ہے۔ غروب آفتاب سے قبل بیس منٹ کا وقت مکروہ ہوتا ہے اس سے پہلے نماز عصر پڑھ لینی چاہیے اگر کسی وجہ سے عصر نہ پڑھی ہو تو اس مکروہ وقت میں پڑھ لینی چاہیے۔

مغرب کا وقت غروب آفتاب سے شفق غروب ہونے تک ہے جبکہ عشاء کا وقت شفق غروب ہونے سے لے کر طلوع فجر تک ہے البتہ نصف شب سے زائد تاخیر مکروہ ہے۔

5- نماز کی پانچویں شرط نیت ہے۔ نیت دل کے پکے ارادے کو کہتے ہیں اس کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اس وقت کوئی پوچھے کہ کون سی نماز پڑھ رہے ہو تو فوراً بتا دے، اگر سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہوگی۔ زبان سے نیت کہہ لینا مستحب ہے اور اس کے لیے کسی زبان کی قید نہیں۔ بہتر ہے کہ تکبیر اولیٰ کہتے وقت نیت موجود رہے۔

6- نماز کی چھٹی شرط تکبیر تحریمہ ہے یعنی اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کی جائے۔ لفظ ”اللہ“ کو ”آلہ“ یا ”اکبر“ کو ”اکبار“ کہا تو نماز نہ ہوگی بلکہ اگر انکے فاسد معانی سمجھ کر جان

بوجھ کر ایسا کہے تو کافر ہے۔

کن اوقات میں نماز منع ہے؟

جن اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے ان میں طلوع آفتاب سے بیس منٹ بعد تک، غروب آفتاب سے بیس منٹ قبل سے غروب تک اور صبح کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی سے نصف النہار حقیقی یعنی زوال تک کا وقت شامل ہیں۔

ان اوقات میں کوئی نماز یا سجدہ تلاوت جائز نہیں، ان اوقات کے علاوہ ہر وقت قضا نمازیں اور نوافل پڑھے جاسکتے ہیں، البتہ صبح صادق سے طلوع آفتاب تک، اور نماز عصر سے آفتاب غروب ہونے تک کوئی نفل نماز، اور امام کے خطبہ جمعہ کے لیے کھڑے ہونے سے لے کر فرض جمعہ ختم ہونے تک نفل اور سنت دونوں جائز نہیں۔

نماز پڑھنے کا مسنون طریقہ

باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑے ہوں کہ دونوں پاؤں کے درمیان چار انگلی کا فاصلہ رہے پھر اپنے ہاتھ کانوں تک اس طرح اٹھائیں کہ انگوٹھے کانوں کی لو سے چھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوئی ہوں نہ خوب کھلی ہوئی بلکہ اپنی اصل حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ رخ ہوں پھر نیت کر کے اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ ناف کے نیچے لاکر اس طرح باندھ لیں کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی پشت پر اور درمیانی تین انگلیاں کلائی کی پشت پر ہوں پھر انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے حلقہ بنا کر بائیں کلائی کو پکڑ لیں اور ثنا پڑھیں۔

”پاک ہے تو اے اللہ! اور میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“

پھر تعوذ اور تسمیہ پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھیں۔

”میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی، شیطان مردود سے۔“

”اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے۔“

”سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا، بہت مہربان رحمت والا، روز جزا کا مالک، ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں، ہم کو سیدھا راستہ چلا، راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا، نہ ان کا جن پر غضب ہوا، اور نہ بیکے ہوؤں کا۔“ (کنز الایمان از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

سورہ فاتحہ کے بعد آہستہ سے آمین کہیں، اسکے بعد کوئی سورت یا تین آیات یا تین آیات کے برابر کوئی آیت پڑھیں۔

”تم فرماؤ اے اللہ ہے وہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔“ (کنز الایمان)

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں اور گھٹنوں کو انگلیاں کھول کر مضبوطی سے پکڑ لیں اور اتنا جھکیں کہ سر اور کمر ایک سطح پر رہے۔ رکوع میں نظر دونوں پاؤں کی پشت پر رہے جبکہ قیام کے دوران نگاہ سجدے کی جگہ رکھنی چاہیے۔

رکوع میں کم سے کم تین بار یہ پڑھیں۔

”پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا۔“ پھر تسمیع کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں۔

”اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔“ پھر تحمید کہیں۔

”اے ہمارے مالک! سب تعریف تیرے ہی لیے ہے۔“ پھر تکبیر کہتے ہوئے یوں سجدہ میں جائیں کہ پہلے گھٹنے اور پھر دونوں ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک اور پھر پیشانی زمین پر جمائیں اور چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھیں۔

اس بات کا خیال رہے کہ سجدے کے دوران ناک کی ہڈی زمین پر صحیح لگی ہوئی ہو، نظر ناک کے سرے پر رہے، دونوں پاؤں کی تمام انگلیاں زمین پر قبلہ رخ لگی ہوں اور دونوں ہتھیلیاں زمین پر قبلہ رخ چھگی ہوں۔ نیز دونوں بازو کروٹوں سے اور پیٹ رانوں سے اور رانیں پنڈلیوں سے جدار ہیں۔ سجدے میں کم از کم تین بار یہ تسبیح پڑھیں۔

”پاک ہے میرا پروردگار بہت بلند۔“ سجدے سے اٹھتے ہوئے تکبیر کہیں اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور دایاں پاؤں کھڑا کر کے اسکی انگلیاں قبلہ رخ کر لیں۔ اس دوران ہتھیلیاں رانوں پر بچھا کر گھٹنوں کے پاس اس طرح رکھیں کہ انگلیاں قبلہ رخ رہیں۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے اسی طرح دوسرا سجدہ کریں۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اس طرح کھڑے ہوں کہ پہلے سر اٹھائیں پھر ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑے ہو جائیں۔

اب صرف بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر قرات شروع کر دیں پھر اسی طرح رکوع اور سجدے کر کے دایاں پاؤں کھڑا کر کے بائیں پاؤں پر بیٹھ جائیں اور تشہد پڑھیں۔

”تمام تولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، سلام ہو آپ پر اے نبی (ﷺ) اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اسکے بندے اور رسول ہیں۔“

تشہد پڑھتے وقت جب ”اھمد ان لا“ کے قریب پہنچیں تو دائیں ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنائیں اور چھوٹی انگلی اور اسکے ساتھ والی انگلی کو ہتھیلی سے ملا دیں اور لفظ ”لا“ پر شہادت کی انگلی اٹھائیں اور ”لا“ پر نیچے کر لیں اور پھر سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لیں۔ قعدہ کے دوران نظر اپنی گود کی طرف رکھیں۔

اگر فرض نماز ہو اور دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہوں تو تشہد کے بعد کھڑے ہو جائیں اور انگلی رکعتوں کے قیام میں سورہ فاتحہ کے بعد چھوٹی سورت نہ ملائیں۔ آخری قعدہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھیں۔

”اے اللہ! درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر اور انکی آل پر جس طرح تو نے درود بھیجا سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر اور انکی آل پر، بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔ اے اللہ! برکت نازل کر ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر اور انکی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل کی سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر اور انکی آل پر، بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔“

پھر یہ دعایا کوئی اور دعائے ماثورہ پڑھ لیں۔

”اے اللہ! میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو، اے ہمارے رب! اور ہماری دعا سن لے۔ اے اللہ! اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔“

پھر پہلے دائیں کندھے کی طرف منہ کر کے سلام کہیں اور پھر بائیں طرف بھی۔

”تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت“۔ نماز کے بعد دونوں ہاتھ سینے کے مقابل اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے اخلاص و عاجزی سے دعا مانگیں اور دعا کے بعد اپنے ہاتھ چہرے پر پھیر لیں۔ دعاؤں کے لیے فقیر کی کتاب ”مسنون دعائیں“ ملاحظہ فرمائیں۔

☆ اگر چار رکعت سنت یا نفل نماز پڑھیں تو تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی چھوٹی سورت یا اسکے برابر آیات بھی پڑھیں۔ سنت غیر مؤکدہ اور نفل نماز کے پہلے قعدہ میں تشہد کے بعد درود شریف اور دعا بھی پڑھیں اور تیسری رکعت کے شروع میں شاء بھی پڑھیں۔

☆ اگر جماعت سے نماز پڑھیں تو پہلی رکعت کے قیام میں صرف شاء پڑھیں اور خاموش کھڑے رہیں یونہی دیگر رکعتوں کے قیام میں بھی مقتدی کو قرأت نہیں کرنی چاہیے۔ رکوع سے اٹھتے وقت سبح اللہ لمن حمدہ صرف امام کہے اور مقتدی تحمید کہے۔

نماز کے فرائض

نماز کے سات فرائض ہیں۔

1- تکبیر تحریمہ جو دراصل نماز کی شرائط میں سے ہے مگر نماز کے افعال سے بہت زیادہ تعلق ہونے کی وجہ سے اسے نماز کے فرائض میں بھی شمار کیا جاتا ہے۔ اگر تکبیر تحریمہ کہنے کے وقت نماز کی کوئی بھی شرط نہ پائی گئی تو نماز نہ ہوگی۔

اگر مقتدی نے لفظ ”اللہ“ امام کے ساتھ کہا لیکن ”اکبر“ کو امام سے پہلے ختم کر لیا تو نماز نہ ہوئی۔ اگر مقتدی امام کو رکوع کی حالت میں پائے تو مقتدی کو چاہیے کہ تکبیر تحریمہ قیام کی حالت میں کہے اور پھر دوسری تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جائے۔ اگر پہلی رکعت کا رکوع مل جائے تو تکبیر اولیٰ کی فضیلت مل جاتی ہے۔

2- قیام یعنی سیدھا کھڑا ہونا نماز میں فرض ہے۔ قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر تک قرأت کی جائے۔ قیام اس وقت ساقط ہوگا جب کوئی کھڑا نہ ہو سکے یا سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو یا اس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہو یا ناقابل برداشت تکلیف ہوتی ہو۔

معمولی بخار یا قابل برداشت تکلیف کے باعث قیام چھوڑنا جائز نہیں، اسکی اہمیت اس قدر ہے کہ اگر مریض عصا یا خادم یا دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہو تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔ اگر کچھ دیر کھڑا ہو سکتا ہو اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ لے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا کہہ لے پھر بیٹھ کر نماز ادا کرے۔

3- قرأت یعنی تمام حروف کا مخارج سے ادا کرنا تاکہ ہر حرف دوسرے حروف سے ممتاز ہو جائے نیز ایسے پڑھنا کہ اسے خود سن سکے، فرض ہے۔ محض لب ہلانا تلاوت کے لیے کافی نہیں۔ پڑھنے کی تعریف یہ ہے کہ کم از کم اتنی آواز سے پڑھے کہ خود سنے۔ اگر ایسے پڑھے کہ خود نہ سن سکے جبکہ سننے سے مانع کوئی سبب مثلاً شور وغیرہ نہ ہو تو نماز نہ ہوگی۔

فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اور وتر و نوافل کی ہر رکعت میں مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض ہے۔ امام کی قرأت مقتدیوں کے لیے کافی ہے لہذا مقتدی کو کسی نماز میں قرأت جائز نہیں خواہ وہ سبزی نماز ہو (یعنی ظہر و عصر) یا جہری نماز (فجر، مغرب، عشاء)۔

4- رکوع بھی فرض ہے۔ اسکا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اتنا جھکا جائے کہ ہاتھ بڑھائیں تو گھٹنوں تک پہنچ جائیں اور اعلیٰ یہ ہے کہ کمر سیدھی ہو نیز سر اور پیٹھ یکساں اونچے ہوں۔

5- سجود یعنی ہر رکعت میں دو بار سجدہ کرنا فرض ہے۔ پیشانی اور ناک کی ہڈی کا زمین پر جمننا سجدہ کی حقیقت ہے اور ہر پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ لگنا شرط۔ اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے تو نماز نہ ہوئی بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی جب بھی نماز نہ ہوئی۔

6- قعدہ اخیرہ یعنی تمام رکعتیں پڑھ کر اتنی دیر بیٹھنا کہ پوری تشہد پڑھ لی جائے، فرض ہے۔ اگر سجدہء سہو کیا تو اسکے بعد بقدر تشہد بیٹھنا فرض ہے۔

7- خروج یعنی آخری قعدہ کے بعد سلام پھیرنا فرض ہے۔ قیام و رکوع و سجود اور قعدہ اخیرہ میں ترتیب بھی فرض ہے۔ نیز جو چیزیں فرض ہیں ان میں امام کی پیروی مقتدی پر فرض ہے۔

واجبات نماز

1۔ تکبیر تحریمہ کے لیے ”اللہ اکبر“ کہنا،

2۔ فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں اور دیگر نمازوں کی ہر رکعت میں ایک بار پوری سورت فاتحہ پڑھنا،

3۔ فرض کی پہلی دو اور باقی نمازوں کی ہر رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد چھوٹی سورت یا ایک یا دو آیتیں تین چھوٹی آیات کے برابر پڑھنا،

4۔ ہر رکعت میں رکوع ایک ہی مرتبہ کرنا،

5۔ ہر رکعت میں سجدہ دو ہی مرتبہ کرنا،

6۔ قومہ یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا،

7۔ جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا،

8۔ سجدے میں پیشانی اور ناک دونوں کو زمین پر لگانا،

9۔ سجدے میں دونوں پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگانا،

10۔ رکوع و سجدہ و قومہ و جلسہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا،

11۔ قعدہ اولیٰ یعنی تین یا چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد بیٹھنا،

12۔ دونوں قعدوں میں التحیات و تشہد پڑھنا،

13۔ پہلے قعدہ میں تشہد کے بعد کچھ نہ پڑھنا،

14۔ پہلی رکعت کے بعد اور چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت کے بعد قعدہ نہ کرنا،

15۔ جہری نماز یعنی فجر و مغرب و عشاء میں امام کو آواز سے قرأت کرنا،

16۔ سری نماز یعنی ظہر و عصر میں امام کو آہستہ قرأت کرنا،

17۔ امام بلند آواز سے تلاوت کرے یا آہستہ اس وقت مقتدیوں کا خاموش رہنا،

18۔ سوائے قرأت کے تمام واجبات میں امام کی پیروی کرنا،

19۔ دو فرض یا دو واجب یا واجب و فرض کے درمیان تین تسبیح کے برابر وقفہ نہ ہونا،

20۔ دونوں طرف سلام پھیرتے وقت لفظ السلام کہنا،

21۔ وتر میں دعائے قنوت پڑھنا اور دعائے قنوت سے قبل تکبیر کہنا،

22۔ عیدین میں چھ تکبیریں اور دوسری رکعت کے رکوع کے لیے تکبیر کہنا،

23۔ آیت سجدہ تلاوت کرنے پر سجدہ و تلاوت کرنا،

24۔ ہر فرض اور واجب کا اسکی جگہ پر ادا کرنا،

25۔ نماز کے ارکان سکون و اطمینان سے ادا کرنا۔

جب کوئی واجب بھول سے رہ جائے یا کوئی واجب مکرر ادا کر لیا جائے یا کسی فرض کی ادائیگی میں تاخیر ہو جائے تو سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔ سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدے میں تشہد پڑھ کر دائیں طرف سلام پھیریں اور دو سجدے کر کے پھر تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر لیں۔

اگر سورہ فاتحہ اور چھوٹی سورت پڑھنے کے درمیان تین بار سبحان اللہ کہنے کے برابر خاموش رہا تو سجدہ سہو واجب ہو گیا۔ فرض، واجب اور مؤکدہ سنتوں کے قعدہ اولیٰ میں اگر تشہد کے بعد بھول کر اتنا کہہ لیا، اللھم صل علیٰ محمد یا اللھم صل علیٰ سیدنا تو سجدہ سہو واجب ہو گیا۔

نماز کی سنتیں

☆ تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھانا،

☆ ہتھیلیوں اور انگلیوں کا قبلہ رخ ہونا،

☆ تکبیر کے وقت چہرہ قبلہ رخ رکھنا (یعنی اس وقت سر جھکا ہوا نہ ہو)،

☆ تکبیر سے پہلے ہاتھ اٹھانا،

☆ دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھ کر گھیرا باندھ کر ناف کے نیچے رکھنا،

☆ ثناء، تعوذ اور تسمیہ آہستہ پڑھنا، فاتحہ کے بعد آہستہ آمین کہنا،

☆ ہر رکعت کے شروع میں آہستہ تسمیہ پڑھنا،

☆ ایک رکن سے دوسرے رکن میں جاتے وقت تکبیر کہنا،

☆ امام کا تمام تکبیروں، تسمیع اور سلام کو بقدر حاجت بلند آواز سے کہنا،

☆ فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنا،

☆ رکوع اور سجود میں تین تین بار تسبیح پڑھنا،

☆ رکوع میں گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑنا اور انگلیاں خوب کھلی رکھنا،

☆ رکوع میں ٹانگیں سیدھی رکھنا اور سر اور کمر برابر رکھنا،

☆ رکوع سے اٹھتے وقت امام کا سمع اللہ لمن حمدہ اور مقتدی کا ربنا لک الحمد کہنا،

☆ اکیلے نماز پڑھنے والے کو دونوں یعنی تسمیع و تحمید کہنا،

☆ سجدے میں جاتے وقت پہلے گھٹنے پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی رکھنا،

☆ سجدے سے اٹھتے وقت اسکے برعکس کرنا،

☆ سجدے میں بازو کروٹوں سے اور پیٹ رانوں سے جدا رکھنا،

☆ سجدے میں کلائیوں زمین سے اونچی رکھنا اور انگلیوں کا زمین پر ملی ہوئی حالت میں رکھنا،

☆ سجدے میں دونوں پاؤں کی تمام انگلیوں کے پیٹ زمین سے لگنا اور انکا قبلہ رو ہونا،

☆ دوسری رکعت کے لیے پنجوں کے تل اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھنا (اگر عذر نہ ہو)،

☆ دونوں سجدوں کے درمیان دایاں پاؤں کھڑا کر کے بائیں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا،

☆ بیٹھنے کی حالت میں دونوں ہاتھوں کو رانوں پر اور انگلیوں کو اصل حالت پر رکھنا،

☆ تشہد میں لفظ ”لا“ پر کلمہ کی انگلی اٹھانا اور ”لا“ پر گرا کر سب انگلیاں سیدھی کر لینا،

☆ آخری قعدہ میں درود شریف اور دعا پڑھنا،

☆ پہلے دائیں اور پھر بائیں طرف سلام کہنا۔

یہ سب امور نبی کریم ﷺ کی سنتیں ہیں ان میں سے اگر کوئی سنت بھولے سے رہ جائے یا قصد ترک کی جائے تو نماز نہیں ٹوٹے گی مگر جان بوجھ کر سنت چھوڑنا، نا جائز ہے۔

عورتوں کی نماز

عورتوں کی نماز مردوں سے مندرجہ ذیل امور میں مختلف ہے:

☆ نماز سے قبل خواتین کو اس بات کا اطمینان کر لینا چاہیے کہ انکے چہرے، ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے سوا تمام جسم دینہ کپڑے سے ڈھکا ہوا ہے۔ ایسا باریک کپڑا جس سے بدن کی رنگت جھلکتی ہو یا ایسا باریک دوپٹہ جس سے بالوں کی سیاہی چمکے، پہن کر نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔ گردن، کان، سر کے ٹکٹے ہوئے بال اور کلائیوں چھپانا بھی فرض ہے۔

☆ چہرے، ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے سوا کوئی عضو نماز شروع کرتے وقت چوتھائی مقدار میں کھلا ہوا اور اسے چھپائے بغیر اللہ اکبر کہہ لیا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی۔ اور اگر نماز کے دوران کوئی عضو چوتھائی کے برابر اتنی دیر کھلا رہا جس میں تین بار سبحان اللہ کہا جاسکے تو نماز نہ ہوئی۔

☆ خواتین نماز شروع کرتے وقت اپنے ہاتھ کانوں کی بجائے صرف کندھوں تک اٹھائیں اور انہیں دوپٹوں سے باہر نہ نکالیں۔

☆ پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر بائیں ہتھیلی سینے پر رکھ کر اسکی پشت پر دائیں ہتھیلی رکھیں۔

☆ رکوع کرتے وقت صرف اتنا جھکیں کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، انگلیاں باہم ملی ہوئی ہوں اور گھٹنوں کو آگے کی طرف ذرا سا خم دے کر کھڑی رہیں، نیز انکے بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں۔

☆ خواتین سجدہ سمٹ کر کریں یعنی پیٹ رانوں سے اور رانیں پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دیں اور کلائیوں زمین پر بچھا دیں نیز پاؤں کھڑے کرنے کی بجائے دائیں طرف نکال کر بچھا دیں۔

☆ قعدہ میں دونوں پاؤں دائیں جانب نکال دیں اور بائیں کو لٹھے پر بیٹھیں۔

☆ خواتین کے لیے گھر کے اندر یعنی کمرے میں نماز پڑھنا صحیح میں نماز پڑھنے سے اور تہہ خانے میں نماز پڑھنا کمرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

نماز فاسد کرنے والی چیزیں

مندرجہ ذیل باتوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

☆ بھول کر یا جان بوجھ کر کسی سے کلام کرنا،

☆ کسی کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا،

☆ کسی عذر کے بغیر کھانا،

☆ کسی کی چھینک کا جواب دینا،

☆ نماز کی حالت میں کھانا پینا،

☆ بلا عذر سیدہ کو جیت کعبہ سے پھیرنا،

☆ کسی تکلیف کے باعث رونا،

☆ وضو ٹوٹ جانا،

☆ نماز میں قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا،

☆ قرأت یا اذکار میں سخت غلطی کرنا،

☆ دونوں ہاتھ سے ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والا سمجھے کہ یہ حالت نماز میں نہیں،

☆ نماز کے کسی رکن میں کوئی غیر متعلقہ کام تین بار کرنا مثلاً ایک رکن میں تین بار کھجیا کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اس طرح کہ ایک بار کھجیا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر کھجیا یا اور ہاتھ ہٹا

لیا پھر تیسری بار کھجیا یا اور ہاتھ ہٹا لیا۔ اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ کھجیا یا تو اسے ایک ہی مرتبہ شمار کیا جائے گا۔

کھنکارنے میں جب دو حرف ظاہر ہوں جیسے ا ح تو نماز فاسد ہو جائے گی جبکہ نہ عذر ہو نہ کوئی صحیح غرض۔ اگر عذر ہو مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کے لیے ایسا کیا مثلاً

آواز صاف کرنے کے لیے یا امام سے غلطی ہو گئی، اس لیے کھنکارتا ہے کہ وہ درست کر لے یا اس لیے کھنکارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کا نماز میں ہونا معلوم ہو، ان صورتوں میں

نماز فاسد نہیں ہوتی۔



نماز کے مکروہات

☆ نماز میں کپڑے یا داڑھی یا بدن کے ساتھ کھیلنا،

☆ کپڑا سینٹا مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے کپڑا اٹھالینا،

☆ کپڑا الٹا مثلاً سر یا کندھے پر رومال یا چادر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں،

☆ آستین آدمی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی ہونا،

☆ شدت کا پیشاب پاخانہ معلوم ہوتے وقت یا غلبہ ریاح کے وقت نماز پڑھنا،

☆ آسمان کی طرف نظریں اٹھانا یا ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا،

☆ انگلیاں چٹھنا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا،

☆ کمر پر ہاتھ رکھنا (نماز کے علاوہ بھی ایسا نہ کیا جائے)،

☆ مرد کا سجدہ میں کلائیوں کو بچھانا،

☆ کسی کے چہرے کے سامنے نماز پڑھنا،

☆ نماز میں جان بوجھ کر جماہی لینا،

☆ جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا،

☆ شلوار کا کپڑا نیپے کے پاس سے گھرنا، یا پتلون کے پانچے موڑ لینا،

☆ گرتے یا قمیض کے بٹن نہ لگانا کہ سیدہ کھلا رہے،

☆ نمازی کے آگے یا دائیں بائیں یا سر پر تصویر کا ہونا،

☆ امام سے پہلے رکوع و سجود کرنا یا سجدے سے سر اٹھانا،

☆ قیام کے علاوہ کسی اور رکن میں قرآن مجید پڑھنا،

☆ قرآن کو رکوع میں ختم کرنا،

☆ سجدہ کو جاتے وقت بلا عذر گھٹنوں سے پہلے ہاتھ نیچے رکھنا یا سجدہ سے اٹھتے وقت ہاتھ اٹھانے سے قبل گھٹنے اٹھالینا،

☆ قبر کے سامنے نماز پڑھنا جبکہ درمیان میں کوئی آڑ نہ ہو،

☆ واجب صحیح طرح ادا نہ کرنا مثلاً رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرنا، قومہ اور جلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدہ کو چلے جانا وغیرہ۔

☆ سورتوں کی ترتیب کے اُلٹ یعنی ترتیب کے خلاف قرآن مجید پڑھنا مثلاً پہلی رکعت میں ”سورة الکافرون“ پڑھی ہو تو دوسری رکعت میں ”سورة الکوش“ پڑھنا مکروہ ہے کہ یہ ترتیب کے خلاف ہے۔

☆ نماز میں آنکھیں بند رکھنا مکروہ ہے البتہ خشوع و خضوع کے لیے بند کرنا بہتر ہے۔

☆ مکروہ فعل سرزد ہونے سے نماز ناقص ہو جاتی ہے لہذا ایسی نماز دوبارہ پڑھنی چاہیے۔

☆ ننگے سر نماز پڑھنا خلاف سنت ہے۔ سستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی پہننا بوجھ معلوم ہوتا ہو یا گرمی معلوم ہوتی ہو تو مکروہ تنزیہی ہے اور اگر نماز کی تحقیر مقصود ہے مثلاً یہ سمجھنا کہ ”نماز کوئی ایسی عظیم الشان چیز نہیں جس کے لیے ٹوپی یا عمامہ پہننا جائے“ تو یہ کفر ہے اور خشوع و خضوع کے لیے برہنہ سر پڑھی تو مستحب ہے۔

نمازی کے آگے سے گزرنے کا مسئلہ

نمازی کے آگے سے گزرنے کا مسئلہ گناہ ہے۔ آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا، اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا جانتا کہ اس کا کیا گناہ ہے تو وہ سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔ دوسری روایت میں ہے کہ وہ زمین میں دھنس جانے کو اچھا سمجھتا مگر نمازی کے آگے سے نہ گزرتا۔

اگر کوئی نمازی کے آگے سے گزرا جائے تو نماز نہیں ٹوٹی البتہ گزرنے والا گناہ گار ہوتا ہے اسی طرح نمازی کو بھی چاہیے کہ وہ ایسی جگہ نماز نہ پڑھے کہ گزرنے والوں کو پریشانی ہو۔

اگر نمازی کے آگے سترہ ہو یعنی کوئی ایسی چیز جس سے آڑ ہو جائے تو سترہ کے بعد سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں۔ سترہ کم از کم ایک ہاتھ اونچا اور ایک انگلی کے برابر ہونا ہو۔ امام کا سترہ مقتدیوں کے لیے بھی سترہ ہے اس لیے اگر مسجد میں بھی مقتدی کے آگے سے گزرنے والے کو حرج نہیں جبکہ امام کے آگے سے نہ ہو۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

مسجد کے آداب

مسجد خدا تعالیٰ کا گھر ہے اس کے آداب کا خیال رکھنا بچوں اور بڑوں سب کے لیے ضروری ہے۔ مسجد میں صاف لباس پہن کر جانا چاہیے۔ کچا پیاز یا لہسن کھا کر مسجد میں جانا، جائز نہیں جب تک کہ بوباقی ہو۔ اسی طرح ہر بدبودار چیز سے مسجد کو بچایا جائے۔

مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا یا اونچی آواز سے گفتگو کرنا منع ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا نیکیوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے آگ خشک لکڑیوں کو جلا دیتی ہے۔ ایک اور حدیث پاک میں ارشاد ہوا کہ تم مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے والوں کے قریب نہ بیٹھو کہ ان کو خدا سے کچھ کام نہیں۔

مسجد میں کھانا پینا اور سونا محکف کے سوا کسی کو جائز نہیں لہذا اگر کھانے پینے کا ارادہ ہو تو احتکاف کی نیت کر کے مسجد جائے اور کچھ ذکر الہی کرے یا نماز پڑھے، اب اسکے لیے ضرورتاً کھانا پینا جائز ہوگا۔ مسجد میں بھیک مانگنا حرام ہے نیز کسی مانگنے والے کی مدد کرنا اور کسی گمشدہ چیز کو تلاش کرنا بھی منع ہے۔

مسجد کی دیواروں یا چٹائیوں یا دريوں پر یا انکے نیچے ناک تھوک یا میل وغیرہ ڈالنا ناجائز ہے۔ ناپاک حالت میں مسجد میں جانا سخت گناہ ہے۔ مسجد کے آداب کا اس حد تک خیال رکھنا چاہیے کہ وہاں اعضائے وضو کا پانی نہ گرنے پائے اور نہ ہی کوئی نماز باجماعت میں شامل ہونے کے لیے وہاں دوڑے۔

امامت کی شرائط

امامت کی مندرجہ ذیل چھ شرطیں ہیں۔

مسلمان، بالغ، عاقل، مرد ہونا، قرأت جانتا، معذور نہ ہونا۔

امامت کا مستحق وہ ہے جو صحیح العقیدہ اہل سنت و جماعت ہو، پرہیزگار ہو، طہارت و نماز کے احکام کو سب سے زیادہ جانتا ہو، اسے اتنا قرآن یاد ہو جو مسنون طور پر پڑھ سکے نیز قرآن کریم کے حروف مخارج سے ادا کر سکنا ہو۔

وہ بد مذہب جن کی بد مذہبی کفر کی حد کو نہ پہنچی اور وہ فاسق جو اعلانِ کبیرہ گناہ کرتے ہیں جیسے بدکار، شرابی، جواری، سودخور، داڑھی منڈوانے یا ایک مشیت سے کم رکھنے والے، ان کو امام بنانا گناہ ہے اور ان کے پیچھے نماز، مکروہ تحریمی اور واجب الاعمادہ ہے۔

وہ بد مذہب جس کی بد مذہبی حد کفر کو پہنچ گئی ہو جیسے رافضی اگرچہ صرف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے انکار کرتا ہو یا حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی شانِ اقدس میں تمیز اکہتا ہو۔ وہ جو تقدیر کا منکر ہو اور وہ جو شفاعت یا پیدائش الہی یا عذاب قبر یا کرنا کا تہین کا انکار کرتا ہو، ان کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی۔ اس سے سخت تر حکم ان لوگوں کا ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں بلکہ قبیح سنت بنتے ہیں اور اسکے باوجود بعض ضروریات دین کو نہیں مانتے، اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کی توہین کرتے ہیں یا کم از کم توہین کرنے والوں کو مسلمان جانتے ہیں، انکے پیچھے بھی بالکل نماز جائز نہیں۔

نماز باجماعت کی اہمیت

ہر عاقل بالغ قادر پر جماعت سے نماز پڑھنا واجب ہے۔ بلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گناہگار اور سزا کا مستحق ہے، اور کئی بار چھوڑنے والا فاسق اور مردود الشہادت ہے، اس کو سخت سزا دی جائے گی۔

محبوب کبریا، احمد مختار ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، ”میرا دل چاہتا ہے کہ چند جوانوں سے کہوں کہ بہت سا ایندھن جمع کر کے لائیں پھر میں ان کے پاس جاؤں جو نمازیں بلا عذر گھروں میں پڑھتے ہیں، اور ان کے گھروں کو جلادوں“۔ (مسلم)

نماز باجماعت کی فضیلت و اہمیت سے متعلق احادیث مبارکہ کتاب کے آغاز ہی میں تحریر کی جا چکیں، اب یہ سمجھ لیجیے کہ کن صورتوں میں جماعت میں شریک نہ ہونے کی رخصت ہے؟ وہ صورتیں مندرجہ ذیل ہیں:

مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو، اپانج، جس کا پاؤں کٹ گیا ہو، جس پر فالج گرا ہو، اندھا، اتا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہو، راہ میں سخت بارش یا شدید کچھڑ یا سخت تاریکی یا آندھی ہو، مال یا کھانے کے تلف ہونے کا اندیشہ ہو، تنگدست کو قرض خواہ کا خوف ہو، ظالم کا خوف ہو، پیشاب یا خانہ یا ریاح کی شدید حاجت ہو، گاڑی چھوٹ جانے کا اندیشہ ہو، کھانا حاضر ہو اور نفس کو اسکی شدید خواہش ہو، مریض کی تیمارداری کہ جماعت کے لیے جانے سے اسے تکلیف ہوگی اور وہ گھبرائے گا۔

نماز باجماعت کے مسائل

جب جماعت قائم کرنے کا وقت ہو تو مؤذن اقامت کہے اور جب وہ جی علی الصلوٰۃ جی علی الفلاح پر پہنچے تو امام اور مقتدی سب کھڑے ہوں اور صفیں درست کریں۔ امام کو چاہیے کہ وہ مقتدیوں کو صفیں درست کرنے کی ہدایت کرے۔ اگر نمازی اپنی ایڑیاں ایک سیدھ میں کر لیں تو صف سیدھی ہو جائے گی۔

مقتدی کے دل میں اس نیت کا ہونا ضروری ہے کہ ”میں اس امام کی اقتداء میں نماز پڑھتا ہوں“۔ مقتدی کو چاہیے کہ وہ امام کے تکبیر تحریرہ کہنے کے بعد اپنی تکبیر ختم کرے۔ جو چیزیں نماز میں فرض ہیں ان میں امام کی پیروی مقتدی پر فرض ہے۔ اگر کوئی فرض امام سے پہلے ادا کیا اور امام کے ساتھ یا امام کے ادا کرنے کے بعد ادا نہ کیا تو نماز نہ ہوگی مثلاً امام سے پہلے سجدہ کر لیا اور امام ابھی سجدہ میں نہ آیا تھا کہ مقتدی نے سر اٹھا لیا تو اگر امام کے ساتھ یا بعد میں سجدہ کر لیا تو نماز ہوگی ورنہ نہیں۔

اگر امام قعدہ اولیٰ کرنا بھول جائے اور کھڑا ہونے لگے تو اگر وہ بیٹھنے کی حالت کے قریب ہو تو مقتدیوں کو چاہیے کہ امام کو قعدہ دیں تاکہ وہ قعدہ کی طرف لوٹ آئے لیکن اگر امام کھڑا ہونے کے قریب ہو یا کھڑا ہو چکا ہو تو اب قعدہ نہ دیں کہ قعدہ دینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر امام نے قعدہ لیا تو امام کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی اور ایسی صورت میں تمام مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

اگر دو یا زائد مقتدی ہوں تو انہیں امام کے پیچھے کھڑے ہونا چاہیے اور اگر ایک مقتدی ہو تو وہ امام کے برابر دائیں جانب کھڑا ہو۔ امام کے برابر کھڑے ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ مقتدی کے پاؤں کا گنا یا ٹخنا امام کے گٹے سے آگے نہ ہو۔ اگر ایک مقتدی امام کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک اور آیا تو امام آگے بڑھ جائے اور وہ آنے والا اسکے برابر کھڑا ہو جائے یا وہ مقتدی پیچھے ہٹ آئے خواہ خود پیچھے ہو یا آنے والا اسے پیچھے کھینچ لے، جائز ہے۔

اگلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے پچھلی صف میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اس لیے پہلی صف میں جگہ ہو اور پچھلی صف بھر گئی ہو تو اس کو چیر کر اگلی صف میں کھڑا ہو۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ اگلی صفیں چھوڑ کر پچھلی صفوں میں بیٹھتے ہیں انکا یہ فعل شریعت میں کیسا ہے؟ اس بارے میں دو احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد گرامی ہے،

”اگر لوگ جانتے کہ اذان اور پہلی صف کا کیا اجر و ثواب ہے تو ہر کوئی ان کا طلبگار ہوتا یہاں تک کہ وہ اس پر قرعہ اندازی کرتے“۔ (بخاری، مسلم)

غیب جاننے والے آقا کریم ﷺ کا فرمان ہے، ”لوگ ہمیشہ پہلی صف سے پیچھے ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت سے دور کر کے آگ میں ڈال دے گا“۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

مسبق کے مسائل

وہ نمازی جو ایک رکعت یا ایک سے زائد رکعتیں ہو جانے کے بعد جماعت میں شامل ہوا ہو اسے مُسْبِق کہتے ہیں۔ جب امام نماز پوری کر کے سلام پھیرے اس وقت مسبق سلام نہ پھیرے بلکہ کھڑا ہو کر اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں ادا کرے۔

اگر مسبوق نے امام کو رکوع کی حالت میں پایا تو یہ نیت کر کے سیدھے کھڑے رہنے کی حالت میں تکبیر تحریمہ کہے پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا رکوع میں جائے۔ اگر پہلی تکبیر کہتا ہوا رکوع کی حد تک جھک گیا تو نماز نہ ہوگی۔ اگر امام کو رکوع میں پایا تو اسے رکعت مل گئی اور اگر امام نے رکوع سے سر اٹھا لیا تو یہ رکعت بعد میں ادا کرے۔

اگر پہلی رکعت کے رکوع کے بعد یا دوسری رکعت میں جماعت میں شریک ہو تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہو کر ثناء، تعوذ، تسبیہ، سورہ فاتحہ اور چھوٹی سورت پڑھ کر چھوٹی ہوئی پہلی رکعت مکمل کر کے قعدہ کرے اور نماز پوری کرے۔

اگر چار رکعت نماز کی تیسری رکعت میں شریک ہو تو بعد میں دو رکعتیں مکمل طور پر پڑھے یعنی دونوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد چھوٹی سورت بھی پڑھیں۔ اگر چار رکعت نماز میں تیسری رکعت کے رکوع کے بعد اور چوتھی رکعت کے رکوع سے پہلے شامل ہو تو گویا اسکی تین رکعتیں رہ گئیں۔ امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر ثناء، تعوذ، تسبیہ، سورہ فاتحہ اور سورت پڑھ کر پہلی رکعت مکمل کرے جو دراصل اسکی دوسری رکعت ہے اسلیے اس رکعت کے بعد قعدہ کرے اور صرف تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے۔ اب چھوٹی ہوئی دوسری رکعت میں (جو دراصل اسکی تیسری رکعت ہے)، سورہ فاتحہ کے بعد سورت بھی پڑھے اور یہ رکعت پوری کر کے کھڑا ہو جائے پھر اپنی چھوٹی ہوئی تیسری رکعت پڑھے جس میں صرف تسبیہ اور سورہ فاتحہ پڑھے، آخر میں قعدہ کر کے سلام پھیر لے۔

مسبوق کو چاہیے کہ امام کے اول سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑا نہ ہو جائے بلکہ دوسرے سلام کا انتظار کرے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ امام کو سجدہ سہو نہیں کرنا ہے۔ اگر اس نے بھول کر امام کے بالکل ساتھ ساتھ سلام پھیر دیا تو سجدہ سہو نہیں اور اگر امام کے ذرا بعد سلام پھیرا تو سجدہ سہو واجب ہو گیا، یہ کھڑا ہو کر بقیہ نماز پوری کرے اور آخر میں سجدہ سہو کر لے نماز ہو جائے گی۔

نماز وتر اور دعائے قنوت

صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ نے وتر کی تین رکعتیں پڑھیں۔ ابوداؤد اور ترمذی میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث سے بھی ثابت ہے کہ نور مجسم ﷺ وتر کی تین رکعات پڑھتے تھے۔

نماز عشاء میں تین رکعات وتر واجب ہیں اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت پڑھ کر قعدہ کیا جائے اور تشہد پڑھ کر کھڑے ہو جائیں، تیسری رکعت میں تسبیہ، سورہ فاتحہ اور کوئی چھوٹی سورت پڑھ کر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور دعائے قنوت پڑھیں۔

”اے اللہ! ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور ہر بھلائی کے ساتھ تیری تعریف کرتے ہیں اور ہم تیرا شکر کرتے ہیں، ناشکری نہیں کرتے اور ہم جدا ہوتے ہیں اور اس شخص کو چھوڑتے ہیں جو تیرا گناہ کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور خدمت کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں، بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔“

دعائے قنوت پڑھنا اور اس کے لیے تکبیر کہنا بھی واجب ہے۔ اگر کوئی دعائے قنوت پڑھنا بھول کر رکوع میں چلا جائے تو وہ قیام کی طرف نہ لوٹے بلکہ آخر میں سجدہ سہو کر لے۔ اگر کسی کو دعائے قنوت یاد نہ ہو تو وہ رَبَّنَا اِنَّا والی دعا پڑھ لے یا تین بار اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا کہے۔

نماز جمعہ

محبوب کبریا، محقر کل، ختم الرسل ﷺ کا ارشاد ہے،

”جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کو آیا اور (خطبہ) سنا اور چپ رہا، اس کے ان گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں اور (مزید) تین دن (کے گناہوں کی بھی)۔ اور جس نے کنکری چھوئی اس نے لغو کیا (یعنی خطبہ سننے کی حالت میں اتنا کام بھی لغو میں داخل ہے کہ کوئی کنکری پڑی ہو تو اسے ہٹا دیا جائے)۔“ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

آقا و مولیٰ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، ”جو تین جمعے سستی کی وجہ سے چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دے گا (اور وہ غفلوں میں ہو جائے گا)۔“ (ابوداؤد، ترمذی) ایک اور روایت میں ہے کہ ”جو تین جمعے بلا عذر چھوڑے وہ منافق ہے۔“ (ابن خزیمہ)

نماز جمعہ فرض عین ہے اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکد ہے اور اسکا منکر کافر ہے۔ ہر مسلمان مرد پر جو بالغ، تندرست، آزاد اور مقیم ہے، جمعہ فرض ہے۔ نماز جمعہ کے لیے جلدی جانا، مسواک کرنا، اچھے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا اور پہلی صف میں بیٹھنا مستحب ہے اور غسل کرنا سنت ہے۔

جو چیزیں نماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا پینا، سلام و کلام وغیرہ یہ سب خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں البتہ خطیب امر بالمعروف کر سکتا ہے۔ جب خطبہ پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سننا اور چپ رہنا فرض ہے جن لوگوں تک امام کی آواز نہ پہنچ رہی ہو، انہیں بھی چپ رہنا واجب ہے۔ اگر کسی کو بری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کر سکتے ہیں، زبان سے ناجائز ہے۔

عیدین کی نماز

عیدین کی نماز انہی لوگوں پر واجب ہے جن پر جمعہ فرض ہے۔ جمعہ کی نماز کے لیے خطبہ شرط ہے جبکہ عیدین کی نماز میں یہ سنت ہے۔ نماز عید سے قبل نہ اذان ہے نہ اقامت۔ نماز عید سے قبل نفل پڑھنا مکروہ ہے خواہ گھر میں پڑھے یا عید گاہ میں، چاہے اس پر نماز عید واجب ہو یا نہیں۔

عید کی نماز کے بعد مصافحہ کرنا اور گلے ملنا جیسا کہ مسلمانوں میں رائج ہے، بہتر ہے کہ اس میں اظہارِ مسرت ہے۔

حجامت، بنوانا، ناخن ترشوانا، غسل کرنا، مسواک کرنا، اچھے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، عید گاہ کو پیدل جانا، راستے میں بکجیر کہتے جانا، دوسرے راستے سے واپس آنا، خوشی ظاہر کرنا، کثرت سے صدقہ دینا، مبارکباد دینا، عید الفطر میں نماز سے قبل صدقہ، فطر دینا اور طاق تعداد میں کھجوریں کھا لینا، عید الاضحیٰ میں نماز سے قبل کچھ نہ کھانا اور راستے میں بلند آواز سے بکجیر کہنا، یہ سب امور عید کے دن مستحب ہیں۔

قربانی کرنی ہو تو مستحب یہ ہے کہ پہلی سے دسویں ذی الحجہ تک نہ حجامت بنوائے نہ ناخن ترشوائے۔ نویں ذی الحجہ کی فجر سے لے کر تیرہ تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد جو جماعتِ مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی، ایک بار بلند آواز سے ”بکجیر تھری“ کہنا واجب اور تین بار افضل ہے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

نماز عید کا طریقہ

دونوں عیدین کی نماز کا طریقہ ایک ہی ہے وہ یہ کہ دو رکعت واجب نماز عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی نیت کر کے کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور اللہ اکبر کہہ کر باندھ لیں۔ پھر ثناء پڑھ کر کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور اللہ اکبر کہتے ہوئے چھوڑ دیں، پھر دوسری بار ہاتھ اٹھائیں اور بکجیر کہتے ہوئے چھوڑ دیں، پھر تیسری بار ہاتھ اٹھائیں اور بکجیر کہہ کر باندھ لیں۔ پھر امام بلند آواز سے سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر رکوع و سجود کرے گا۔

دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت یا آیات کی تلاوت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے تین بار کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہیں اور ہر بار ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے بکجیر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں اور نماز مکمل کریں۔ ہر دو بکجیروں کے درمیان تین تسبیح کے برابر ٹھہرنا چاہیے۔

نماز جنازہ

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے یعنی ایک شخص نے بھی پڑھ لی تو سب بری الذمہ ہو گئے ورنہ جن کو خبر ملی اور وہ نماز جنازہ کو نہ آئے، وہ سب گناہگار ہوئے۔ جنازہ پڑھتے وقت میت سامنے ہونی چاہیے، غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں ہے۔ میت سے مراد وہ ہے جو زندہ پیدا ہوا اور پھر مر گیا۔ اگر بچہ مردہ پیدا ہوا تو اس کی نماز جنازہ نہیں۔

اگر جنازہ تیار ہوا اور وضو یا غسل کرنے میں نماز نکل جانے کا یقین ہو تو ختم کر کے نماز جنازہ پڑھ لی جائے۔ بعض لوگ جوتا پہنے اور بہت سے لوگ جوتے پر کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھتے ہیں اگر جوتا پہن کر نماز پڑھی تو جوتا اور اسکے نیچے کی زمین دونوں کا پاک ہونا ضروری ہے اور اگر جوتے پر کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے۔

نماز جنازہ میں درج ذیل دو رکعتیں ہیں۔

اول: نماز جنازہ کھڑے ہو کر پڑھنا، دوم: چار بار اللہ اکبر کہنا۔

نماز جنازہ میں تین چیزیں سببِ مکدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی شاکرنا، نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنا اور میت کے لیے دعا کرنا۔

افضل یہ ہے کہ نماز جنازہ میں تین (یا حاق) صفیں ہوں۔ نماز جنازہ کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کر کے اللہ اکبر کہہ کر ناف کے نیچے ہاتھ باندھ لیں اور یہ ثناء پڑھیں، ”پاک ہے تو اے اللہ اور میں تیری حمد کرتا ہوں، حیرانام برکت والا ہے اور تیری شان بلند اور تیری ثناء برتر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“

پھر ہاتھ اٹھائے بغیر اللہ اکبر کہیں اور درود شریف پڑھیں۔ بہتر ہے کہ وہی درود پڑھیں جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اور اگر کوئی دوسرا درود پڑھا تب بھی حرج نہیں۔ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہیں، اور دعا پڑھیں۔

”اے اللہ بخش دے ہمارے زندوں اور مردوں کو، ہمارے حاضر اور غائب کو، ہمارے چھوٹے اور بڑے کو اور ہمارے مرد و عورت کو۔ اے اللہ! ہم میں سے تو جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے تو جسے وفات دے اسے ایمان پر وفات دے۔“

یہ دعا بالغ مرد و عورت کے لیے ہے۔ اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھیں۔

”اے اللہ تو اس (لڑکے) کو ہمارے لیے پیش رو کر (یعنی آگے بھیج کر سامان کرنے والا بنا) اور اس کو ہمارے لیے اجر اور ذخیرہ کر اور اس کو ہماری شفاعت کرنے والا بنا اور دو بنا جس کی شفاعت قبول ہو۔“

اگر میت نابالغ لڑکی ہو تو یہ دعا پڑھیں۔

”اے اللہ تو اس (لڑکی) کو ہمارے لیے پیش رو کر (یعنی آگے بھیج کر سامان کرنے والی بنا) اور اس کو ہمارے لیے اجر اور ذخیرہ کر اور اس کو ہماری شفاعت کرنے والی بنا اور وہ بنا جس کی شفاعت قبول ہو۔“

دعا پڑھنے کے بعد چوتھی بار اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں اور دونوں طرف سلام پھیر لیں۔ اسکے بعد صفیں توڑ دیں اور ایک بار سورہ فاتحہ، تین بار سورہ اخلاص اور تین بار درود شریف پڑھ کر اس میت کو ایصالِ ثواب کریں اور اسکے لیے رحمت و مغفرت کی دعا مانگیں۔

آقا و مولیٰ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، ”جب تم میت کی نماز جنازہ پڑھ لو تو اب خاص اس کے لیے دعا کرو۔“ (مشکوٰۃ بحوالہ ابوداؤد، ابن ماجہ، بیہقی)

تراویح کا بیان

تراویح مرد و عورت سب کے لیے سنت مؤکدہ ہے۔ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں اور یہی احادیث سے ثابت ہے۔ امام بیہقی نے صحیح سند کے ساتھ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ لوگ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے اور حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ عنہما کے زمانے میں بھی یہی معمول تھا۔

مؤطا میں حضرت یزید بن رومان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ رمضان میں عشاء کے بعد تیس (۲۳) رکعتیں پڑھتے تھے۔ امام بیہقی نے اسکی شرح میں فرمایا، یعنی بیس تراویح اور تین وتر۔

تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے اور دو مرتبہ فضیلت اور تین مرتبہ افضل۔ امام وحافظ کے لیے ضروری ہے کہ قرآن کریم صحیح مخارج کے ساتھ پڑھے۔ اُجرت دیکر تراویح پڑھوانا، ناجائز ہے دینے والا اور لینے والا دونوں گناہگار ہیں۔

تراویح کا وقت فرض عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک ہے۔ اگر عشاء جماعت سے نہ پڑھ سکے تو تنہا عشاء پڑھ کر تراویح کی جماعت میں شریک ہو جائے مگر وتر تنہا پڑھے۔ تراویح مسجد میں باجماعت پڑھنا افضل ہے۔

تراویح دو دو رکعت کر کے پڑھی جائیں۔ ہر چار رکعت کے بعد اتنی دیر بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھیں۔ بیٹھنے میں اختیار ہے کہ خاموش رہے یا کلمہ یا درود شریف پڑھے یا یہ تسبیح پڑھے:

”پاک ہے وہ (اللہ) جو ملک اور بادشاہت والا ہے، پاک ہے وہ جو عزت، عظمت، ہیبت، قدرت، بڑائی اور جبروت والا ہے۔ پاک ہے وہ بادشاہ حقیقی جو زندہ رہنے والا ہے، نہ اسکے لیے نیند ہے اور نہ موت۔ وہ بے انتہا پاک اور مقدس ہے ہمارا، فرشتوں کا اور روح کا مالک ہے۔ اے اللہ! ہمیں آگ سے بچا، اے بچانے والے، اے نجات دینے والے، اے پناہ دینے والے، اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما۔“

قضا نمازوں کا بیان

کسی شرعی عذر کے بغیر نماز قضا کر دینا بہت سخت گناہ ہے۔ اس نماز کی قضا پڑھنا فرض ہے نیز سچے دل سے توبہ بھی کرنی چاہیے۔ نچی توبہ سے قضا کرنے کا گناہ معاف ہو جاتا ہے البتہ توبہ اسی وقت صحیح ہوگی جب کہ چھوٹی ہوئی نماز کی قضا پڑھ لی جائے، اگر نماز کی قضا نہ پڑھی تو یہ توبہ قبول نہ ہوگی۔

بھول کر یا سوتے میں نماز قضا ہو جائے تو اسکی قضا فرض ہے البتہ قضا کا گناہ نہ ہوگا لیکن یہ ضروری ہے کہ یاد آنے پر یا جاگنے پر اس نماز کو فوراً ادا کیا جائے جبکہ مکروہ وقت نہ ہو۔ بلا عذر دیر کرنا مکروہ ہے۔ کوئی سو رہا ہے یا نماز پڑھنا بھول گیا تو جیسے معلوم ہوا سے واجب ہے کہ سوتے کو جگا دے اور بھولے ہوئے کو یاد دلادے۔ جس کو یہ اندیشہ ہو کہ فجر کی نماز قضا ہو جائے گی، اسے شرعی ضرورت کے بغیر رات کو دیر تک جاگنا منع ہے۔

کسی نماز کے وقت میں اگر اس نماز کے لیے تکبیر تحریمہ کہہ لی تو نماز قضا نہ ہوئی بلکہ ادا ہے سوائے نماز فجر و جمعہ و عیدین کے کہ ان میں سلام پھیرنے سے قبل اگر وقت نکل گیا تو نماز جاتی رہی۔ قضا نمازوں کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں، ممنوع اوقات کے علاوہ تمام عمر میں یہ جب بھی پڑھ لے، آدمی بری الذمہ ہو جائے گا۔

جس کے ذمہ کئی سال کی قضا نمازیں ہوں اسے چاہیے کہ اپنے بالغ ہونے کی عمر سے اس وقت تک کی نمازوں کا حساب لگائے اور پھر جب جب فرصت ملے انہیں ادا کرے۔ چونکہ قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں اسلیے نوافل اور غیر مؤکدہ سنتوں کی بجائے قضا پڑھتا رہے، البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ نہ چھوڑے۔

قضا نماز کی نیت یوں بھی کی جاسکتی ہے مثلاً ”سب سے پہلی نماز فجر جو قضا ہوئی اسے ادا کرتا ہوں۔“ پھر جب دوسری نماز فجر کی قضا پڑھے تو یہی نیت کرے کیونکہ پہلی قضا نماز فجر تو ادا ہو چکی اسلیے اب دوسری نماز قضا نمازوں میں پہلی ہوگی، اسی طرح دیگر نمازوں کے لیے بھی یوں ہی نیت کرے۔

بیماری نماز

جو بیماری کے باعث کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو کہ چکر آتے ہیں یا ناقابل برداشت درد ہوگا یا مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں صحت یاب ہوگا، ان صورتوں میں بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز ادا کی جاسکتی ہے۔ اگر خود بیٹھ نہ سکتا ہو لیکن کوئی دوسرا موجود ہو جو بخدا دے تو بیٹھ کر پڑھنا ضروری ہے، اگر بیٹھے رہنا ممکن نہ ہو تو تکبیر یا دیوار یا کسی چیز سے ٹیک

لگا کر پڑھے اور اگر بیٹھ کر پڑھنا ممکن ہو تو لیٹ کر نماز نہ ہوگی۔

قیام چونکہ فرض ہے اس لیے اسے شرعی عذر کے بغیر ترک کرنے سے نماز نہ ہوگی یہاں تک کہ اگر کوئی عصا یا خادم یا دیوار سے سہارا لے کر کھڑا ہو سکتا ہو تو اسے فرض ہے کہ اسی طرح کھڑا ہو کر پڑھے، اگر کچھ دیر کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ سکتا ہو تو فرض ہے کہ نماز کھڑے ہو کر شروع کرے اور پھر بیٹھ کر پوری کرے ورنہ نماز نہ ہوگی۔ جو معمولی تکالیف جیسے ہلکا بخار یا سردی یا زکام وغیرہ کے باعث بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں، انکی نمازیں نہیں ہوتیں، ان پر قضا لازم ہے۔

اگر مریض کھڑا ہو سکتا ہے مگر رکوع یا سجود یا دونوں نہیں کر سکتا تو بہتر یہ ہے کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور رکوع یا سجود (جس پر قدرت نہ ہو) یا دونوں کے لیے اشارہ کرے۔ سجدہ کے اشارے کے لیے سر کو جتنا جھکا سکے اتنا جھکائے اور رکوع کے لیے اس سے کچھ کم جھکائے۔ جو زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا مگر سجدے کی شرائط کے ساتھ کوئی چیز زمین پر رکھ کر اس پر سجدہ کر سکتا ہو اسے سجدہ کے لیے اشارہ کرنا جائز نہیں۔

اگر مریض بیٹھنے پر قادر نہیں تو لیٹ کر اشارہ سے پڑھے خواہ دائیں یا بائیں کروٹ پر لیٹ کر قبلہ کو منہ کرے خواہ سیدھا لیٹ کر قبلہ کو پاؤں کرے مگر گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر اونچا کر لے تاکہ منہ قبلہ کو ہو جائے۔

مسافر کی نماز

اسلام نے مسافر کو یہ سہولت دی ہے کہ وہ سفر میں نماز قصر کرے یعنی جو فرض نماز چار رکعت پر مشتمل ہو اسکی جگہ وہ دو رکعت پڑھے۔ آقا و مولیٰ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے، ”یہ ایک صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کیا ہے، تمہیں چاہیے کہ اسکا صدقہ قبول کرو“۔ مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر کرے، جس نے جان بوجھ کر چار رکعتیں پڑھیں وہ گناہگار ہوا، اسے توبہ کرنی چاہیے۔ سنتوں میں قصر نہیں، وہ پوری پڑھنی چاہئیں۔

شرعاً مسافر وہ شخص ہے جو ستاون میل سے کچھ زائد (اصل مقدار 57.375 میل یا 92.33 کلومیٹر ہے) کے سفر کے ارادے سے اپنی بسنسی سے باہر نکل چکا ہو۔ مسافر جب تک اپنے شہر میں واپس نہ پہنچے وہ نمازیں قصر کرتا رہے گا البتہ دورانِ سفر وہ کسی مقام پر پندرہ دن یا زائد قیام کا ارادہ کر لے تو وہ وہاں پوری نماز پڑھے گا چاہے بعد میں کسی وجہ سے وہاں پندرہ دن سے کم قیام کر سکے۔ اسی طرح اگر کسی جگہ پندرہ دن سے کم قیام کی نیت ہو مگر کسی وجہ سے وہاں پندرہ دن سے زائد ٹھہرنا پڑے پھر بھی وہ قصر کرے گا۔

اگر مسافر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے تو چار رکعت ہی ادا کرے اور اگر مقیم لوگ مسافر امام کی اقتداء میں نماز ادا کریں تو امام کو چاہیے کہ وہ پہلے لوگوں کو اپنا مسافر ہونا بتا دے پھر دو رکعت کے بعد سلام پھیر لے اور مقیم مقتدی کھڑے ہو کر بقیہ دو رکعتیں پڑھیں مگر قیام میں سورہ فاتحہ پڑھنے کی مقدار خاموش کھڑے رہیں۔ چلتی ترین پر نماز نہیں ہوتی اس لیے جب اسٹیشن پر گاڑی رکے، اسوقت نماز ادا کرے اور اگر نماز کا وقت جا رہا ہو تو جس طرح بھی ممکن ہو پڑھ لے پھر جب موقع ملے تو نماز کا اعادہ کرے۔ جو نماز سفر میں قضا ہوئی یا ناقص پڑھی گئی اسے منزل پر پہنچ کر لوٹانے میں ضروری ہے کہ اسے قصر ہی پڑھا جائے۔

نفل نمازوں کا بیان

فرض نمازوں کے علاوہ نور مجسم ﷺ نفل نمازوں کا بھی اہتمام فرماتے تھے۔ حدیث پاک میں نوافل کی کثرت کو قرب الہی پانے کا ذریعہ فرمایا گیا ہے۔ سنت اور نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے البتہ تراویح، تحیۃ المسجد اور سفر سے واپسی کے دو نفل مسجد میں پڑھنا بہتر ہے۔ اگر گھر میں کام کی مشغولیت کے باعث نوافل چھوٹ جانے کا خدشہ ہو یا گھر میں دل نہ لگے تو مسجد ہی میں نوافل پڑھ لیے جائیں۔ آقا و مولیٰ ﷺ نے بعض خاص مواقع پر جو نوافل پڑھنے کی تعلیم دی، انہیں اختصار سے بیان کیا جا رہا ہے۔

نماز تحیۃ الوضو

وضو کے بعد اعضاء خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نفل ادا کرنا مستحب ہے یونہی غسل کے بعد بھی دو رکعت نماز مستحب ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے، ”جو شخص اچھے طریقے سے وضو کر کے ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر یعنی اخلاص سے دو رکعت نماز پڑھ لیا کرے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے“۔

نماز تحیۃ المسجد

مسجد میں داخل ہونے کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے اور بہتر یہ ہے کہ چار رکعت پڑھے۔ اگر فرض یا واجب یا سنت نماز ادا کر لی تو تحیۃ المسجد ادا ہو گئی اگرچہ اسکی نیت نہ کی ہو۔ اگر کوئی مکروہ وقت میں مسجد میں آئے تو وہ تحیۃ المسجد نہ پڑھے بلکہ ذکر الہی اور درود شریف میں مشغول ہو جائے، مسجد کا حق ادا ہو جائے گا۔

نماز تہجد

رات میں نماز عشاء کے بعد جو نوافل پڑھے جائیں انہیں صلوٰۃ اللیل کہتے ہیں اور رات کے نوافل دن کے نوافل سے افضل ہیں۔ اسی صلوٰۃ اللیل کی ایک قسم نماز تہجد ہے۔ تہجد کی کم از کم رکعتیں دو ہیں اور زیادہ سے زیادہ آٹھ۔ نماز عشاء پڑھ کر سونے کے بعد جس وقت بیدار ہوں وہ تہجد کا وقت ہے اور افضل وقت رات کا آخری تہائی حصہ ہے۔

نماز اشراق

نماز اشراق کی دو رکعتیں ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ نماز فجر کے بعد ذکر الہی اور درود شریف پڑھتے رہیں اور سورج طلوع ہونے کے کم از کم بیس منٹ بعد یہ نماز پڑھیں۔ حدیث شریف میں نماز اشراق پڑھنے والے کو حج اور عمرہ کے ثواب کی بشارت دی گئی ہے۔

نماز چاشت

نماز چاشت کی کم از کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں اور بارہ افضل ہیں۔ اس کا وقت سورج بلند ہونے سے زوال یعنی ضحہ کبریٰ کے شروع ہونے تک ہے۔ احادیث مبارکہ میں نماز چاشت کی پابندی کرنے والے کو مغفرت اور جنت میں سونے کے محل کی خوشخبری دی گئی ہے۔

نماز اذانین

نماز مغرب کے بعد چھ رکعات نفل پڑھنا مستحب ہے یہ دو دو رکعت کر کے پڑھنا افضل ہے انہیں صلوٰۃ الاذانین کہتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں پڑھنے کی بھی ترغیب دی ہے۔

تمام نوافل بلا عذر بیٹھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے ہو کر پڑھنے میں دو گنا ثواب ہے۔

نماز سفر

سفر کے لیے روانہ ہوتے وقت مستحب ہے کہ دو رکعت نفل اپنے گھر میں ادا کر کے نکلے۔ آقا موملی ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص اپنے گھر والوں کے پاس ان دو رکعتوں سے بہتر کوئی چیز نہیں چھوڑتا جو وہ سفر پر روانہ ہوتے وقت وہاں پڑھتا ہے۔“ سفر کے دوران جہاں قیام ہو وہاں دو رکعت پڑھے اور واپسی پر دو رکعت نماز مسجد میں ادا کر کے گھر جائے۔ نبی کریم ﷺ کا یہی معمول تھا۔

نماز توبہ

انسان خطا کار ہے لیکن جب بھی اس سے کوئی گناہ ہو جائے اسے چاہیے کہ فوراً اپنے رحیم و کریم رب کی بارگاہ میں عداوت ظاہر کرے اور اپنے گناہ کی معافی مانگنے کے لیے دو رکعت نفل نماز پڑھے، یہ مستحب ہے۔ آقا موملی ﷺ نے فرمایا، جب کسی سے گناہ ہو جائے تو اسکو چاہیے کہ وضو کر کے دو نفل ادا کرے اور رب کریم سے اپنے گناہ کی بخشش چاہے، اللہ تعالیٰ اسکے گناہ بخش دے گا۔

نماز تسبیح

آقائے دو جہاں ﷺ نے یہ نماز اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو سکھائی۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں ثناء کے بعد (جبکہ دوسری رکعتوں میں تسبیح سے قبل) پندرہ بار یہ تسبیح پڑھیں۔

(پورا تیسرا کلمہ پڑھنا بھی بہتر ہے) پھر تعوذ، تسبیح، سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر یہ تسبیح دس بار پڑھیں پھر رکوع میں تسبیح کے بعد دس بار، رکوع سے کھڑے ہو کر تسبیح و تحمید کے بعد دس بار، سجدہ میں تسبیح کے بعد دس بار، سجدہ سے سر اٹھا کر یعنی جلسہ میں دس بار اور پھر دوسرے سجدے میں دس بار یہی تسبیح پڑھیں اسی طرح چار رکعتیں پڑھیں (یوں کل تین سو تسبیحات ہوئیں)۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اگر ہو سکے تو یہ نماز روزانہ پڑھو ورنہ ہر جمعہ کے دن، اگر یہ نہ ہو سکے تو ہر ماہ میں ایک بار ورنہ سال میں ایک بار، اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار اس نماز کو ضرور پڑھو۔ اسکی برکت سے اللہ تعالیٰ اگلے پچھلے، نئے پرانے، قصد آیا سہوا کیے گئے تمام (صغیرہ) گناہ معاف فرما دے گا۔ (سنن ترمذی)

نماز حاجت

رسول معظم ﷺ کا ارشاد ہے، جس شخص کی اللہ تعالیٰ کی طرف یا کسی بندے کی طرف کوئی حاجت ہو وہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے اور مجھ پر درود بھیجے اور یہ دعا پڑھے:

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو برد بار اور کرم فرمانے والا ہے، اللہ پاک ہے جو عرش عظیم کا مالک ہے، اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا مالک ہے، الٰہی! میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب مانگتا ہوں اور تیری بخشش کے ذرائع طلب کرتا ہوں، میں ہر نیکی میں اپنا حصہ اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں۔ الٰہی! میرے ہر گناہ کو معاف فرما اور میرے ہر غم کو دور کر دے۔ اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان! میری حاجت جو تیری رضا کے موافق ہے اسے پورا کر دے۔“ (ترمذی، ابن ماجہ)

ایک نابینا صحابی نے بارگاہ رسالت میں صحت کی دعا کے لیے عرض کی۔ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا، اگر تو چاہے تو دعا کروں اور چاہے تو صبر کر اور یہ تیرے لیے بہتر ہے۔ انہوں نے عرض کی، حضور دعا فرمائیں۔ حضور اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا، اچھی طرح وضو کرو پھر دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا کرو:

”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی حضرت محمد ﷺ کے ذریعے سے جو رحمت والے نبی ہیں۔ یا رسول اللہ ﷺ! میں حضور کے ذریعے سے اپنے رب کی طرف اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوا ہوں تاکہ میری یہ حاجت پوری ہو۔ الٰہی! حضور ﷺ کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔“

جب اس ناپیٹا صحابی نے نماز کے بعد یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے آنکھیں عطا فرمادیں جیسے کہ وہ کبھی ناپیٹا ہی نہ تھا۔ (حاکم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، طبرانی، بیہقی)

نمازِ استخارہ

آقا و مولیٰ ﷺ صحابہ کرام کو دعائے استخارہ اس اہتمام سے سکھاتے جیسے قرآن کریم کی کوئی سورت ہو، آپ ﷺ کا ارشاد ہے، جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو دو رکعت نفل ادا کر کے یہ دعا پڑھو؛

”اے اللہ! میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے استخارہ کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ساتھ تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضلِ عظیم کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت والا ہے اور میں کمزور ہوں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو عیبوں کا بھی جاننے والا ہے۔“

اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دین و معیشت اور آخرت میں بہتر ہے تو اس کو میرے لیے مقدر کر دے اور آسان کر دے پھر میرے لیے اس میں برکت دے، اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دین و معیشت اور انجامِ کار میں برا ہے تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر دے، اور میرے لیے بھلائی مقدر فرما جہاں بھی ہو پھر مجھے اس سے راضی کر۔“ (بخاری)

اس دعا میں ھٰذَا اَلَا مُرَکِّبُ جُزْأِیْ اپنی حاجت کا نام لیں یا اس کا تصور کریں۔ بہتر یہ ہے کہ استخارہ سات بار کریں کہ ایک حدیث میں ہے، اے اُنْس (رضی اللہ عنہ)! جب تو کسی کام کا ارادہ کرے تو اپنے رب سے اس میں سات بار استخارہ کر پھر نظر کر کہ تیرے دل میں کیا گزرا، بیشک اسی میں خیر ہے۔ بعض مشائخ سے منقول ہے کہ مذکورہ دعا پڑھ کر باطہارت قبلہ رُو سو جائیں، اگر خواب میں سفید یا سبز رنگ دیکھیں تو وہ کام بہتر ہے اور اگر سیاہی یا سرخی دیکھیں تو وہ برا ہے اس سے بچیں۔ استخارہ کا وقت اس وقت تک ہے کہ ایک طرف رائے پوری طرح جم نہ چکی ہو۔

تلاوتِ قرآن

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، ”قرآن سے جو میسر آئے پڑھو“۔ دوسری جگہ فرمایا، ”جب قرآن پڑھا جائے تو اسے سنو اور چپ رہو اس امید پر کہ رحم کیے جاؤ“۔ ایک آیت کا حفظ کرنا ہر مسلمان مکلف پر فرض عین ہے اور پورے قرآن مجید کا حفظ کرنا فرض کفایہ ہے جبکہ سورہ فاتحہ اور کوئی چھوٹی سورت یا اسکی مثل تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت زبانی یاد کرنا واجب ہے۔ فقہ کے مسائل کا جاننا فرض عین ہے اور حاجت سے زائد فقہ دیکھنا پورا قرآن کریم حفظ کرنے سے افضل ہے۔

قرآن کریم دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے، دیکھنا بھی اور اس کا چھوٹا بھی، اور یہ سب عبادت ہیں۔ مستحب یہ ہے کہ با وضو قبلہ رُو صاف لباس پہن کر تلاوت کریں۔ تلاوت کے شروع میں اعموذ باللہ پڑھنا اور بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے۔ اگر سورت کی ابتدا ہو تو بسم اللہ پڑھنا سنت ہے۔ اگر تلاوت کے دوران کوئی دنیاوی کام کر لیں تو تعوذ اور تسمیہ پھر پڑھیں۔

لیٹ کر تلاوت کرنا جائز ہے بشرطیکہ پاؤں سمٹے ہوں، یونہی چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے جبکہ دل غافل نہ ہو ورنہ مکروہ ہے۔ جب بلند آواز سے تلاوت کی جائے تو تمام حاضرین پر سنتا فرض ہے۔ قرآن مجید سننا تلاوت کرنے اور نفل پڑھنے سے افضل ہے۔

مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے قرآن پڑھیں تو یہ حرام ہے۔ اکثر قرآن خوانی میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے۔ جب زیادہ لوگ پڑھنے والے ہوں تو انہیں چاہیے کہ آہستہ تلاوت کریں البتہ اتنی آواز ضرور ہو کہ اگر وہاں آواز سننے میں کوئی رکاوٹ مثلاً شور وغیرہ نہ ہو تو پڑھنے والا خود اپنی آواز سن سکے۔

ط۔ت۔س۔ث۔ص۔ذ۔ظ۔ا۔ع۔ح۔ض۔ظ۔ان حروف میں صحیح طور پر امتیاز رکھیں اور انہیں اصل مخرج سے ادا کریں ورنہ معنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز نہ ہوگی۔

قرآن مجید (حفظ یا ناظرہ) پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو قرآن مجید پڑھ کر بھول جائے وہ قیامت میں کوڑھی ہو کر آئے گا اور قرآن مجید میں ہے کہ ایسا شخص اندھا ہو کر اٹھے گا۔ قرآن کریم حفظ کرنے اور اسکے احکام پر عمل کرنے والوں کو نہ صرف جنت عطا ہوگی بلکہ اللہ تعالیٰ انکے ان دس اہل خانہ کے متعلق انکی سفارش قبول فرمائے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

سجدہ تلاوت کا بیان

قرآن کریم میں چودہ آیات ایسی ہیں جنہیں پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جائیں اور کم از کم تین بار ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کہیں پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں۔ اگر سجدہ سے قبل اور بعد میں کھڑے نہ ہوئے تو بھی سجدہ ادا ہو جائے گا۔ سجدہ تلاوت کے لیے اللہ اکبر کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھائیں اور نہ بعد میں سلام پھریں۔

اگر سجدہ کی آیت نماز میں پڑھی تو اس کا سجدہ فوراً کرنا نمازی میں واجب ہے۔ سجدہ واجب ہونے کے لیے پوری آیت پڑھنا ضروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا

جاتا ہو وہ اور اسکے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔ سجدہ تلاوت کی نیت میں یہ شرط نہیں کہ یہ فلاں آیت کا سجدہ ہے صرف سجدہ تلاوت کی نیت کافی ہے۔ ایک مجلس میں سجدہ کی ایک آیت کو بار بار پڑھایا سنا تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا اگرچہ چند آدمیوں سے سنی ہو۔ ایک رکعت میں بار بار وہی آیت پڑھی تو ایک ہی سجدہ کافی ہے خواہ چند بار پڑھ کر سجدہ کیا یا ایک بار پڑھ کر سجدہ کیا پھر چند بار وہی آیت پڑھی، ایک ہی سجدہ کافی ہے۔ پوری سورت پڑھنا اور آیت سجدہ چھوڑ دینا مکروہ تحریمی ہے۔ جس مقصد کے لیے ایک مجلس میں سجدہ کی سب آیتیں پڑھ کر سب سجدے کرے، اللہ تعالیٰ اس کا مقصد پورا فرمائے گا خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اس کا سجدہ کرتا جائے یا سب آیات کو پڑھ کر آخر میں چودہ سجدے کر لے۔

جب اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت ملے مثلاً اولاد پیدا ہو یا مال ملے یا بیمار کو صحت ہو یا کوئی مراد پوری ہو تو سجدہ و شکر ادا کرنا مستحب ہے۔ سجدہ و شکر ادا کرنے کے لیے بھی طہارت شرط ہے اور اسے ادا کرنے کا وہی طریقہ ہے جو سجدہ تلاوت کا ہے۔

شب بیداری

پندرہ شعبان کی رات یعنی شبِ برات، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی راتوں میں اور ماہ رمضان کی آخری دس راتوں میں اور ذی الحجہ کی ابتدائی دس راتوں میں شب بیداری مستحب ہے۔ رات کے اکثر حصہ میں جاگنا بھی شب بیداری ہے۔

ان راتوں میں محض جاگنا عبادت نہیں بلکہ اصل شب بیداری یہ ہے کہ اگر کسی کے ذمے قضا نمازیں ہوں تو وہ انہیں ادا کرے ورنہ تنہا نوافل پڑھے، تلاوت قرآن مجید کرنا، احادیث مبارکہ پڑھنا یا سننا، درود شریف پڑھنا سب بہترین عبادات ہیں، ان میں مشغول ہو۔ اگر ان مقدس راتوں میں دینی مسائل سیکھنے سکھانے کی مجلس میسر آ جائے تو یہ اس لیے زیادہ بہتر ہے کہ علم دین کا سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

ان میں سے عیدین کی راتوں میں شب بیداری یہ ہے کہ عشاء اور فجر دونوں نمازیں جماعت اولیٰ سے ہوں کہ صحیح حدیث میں فرمایا گیا، ”جس نے نماز عشاء جماعت سے پڑھی اس نے آدھی رات عبادت کی اور جس نے نماز فجر بھی جماعت سے پڑھی اس نے ساری رات عبادت کی۔“ (مسلم)

جو شخص دو تہائی رات سونا اور ایک تہائی رات عبادت کرنا چاہے، اسے افضل یہ ہے کہ پہلی اور پچھلی تہائی میں سوئے اور بیچ کی تہائی میں عبادت کرے۔ اگر کوئی نصف رات سونا اور نصف رات جاگنا چاہے تو اس کے لیے پچھلی نصف شب میں عبادت کرنا افضل ہے۔

آقا و مولیٰ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے، ہر رات کا جب آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے اور وہ ارشاد فرماتا ہے، ہے کوئی دعا مانگنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اسے عطا کروں، ہے کوئی مغفرت کا طلبگار کہ اسے بخش دوں۔ (بخاری، مسلم)

کلماتِ طہیات

ایمانِ مجمل

”میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفات کے ساتھ ہے اور میں نے اُس کے تمام احکام، زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے قبول کیے۔“

ایمانِ مفصل

”میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ اچھی اور بُری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور موت کے بعد زندہ کیے جانے پر۔“

پہلا کلمہ طیب

”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔“

دوسرا کلمہ شہادت

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک حضرت محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔“

تیسرا کلمہ تجید

”اللہ تعالیٰ پاک ہے اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے جو بہت بلند اور عظیم والا ہے۔“

چوتھا کلمہ توحید

”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کے لیے بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے تعریف ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، اور وہ خود زندہ ہے اس کو ہرگز کبھی موت نہیں آئے گی، بڑے جلال اور بزرگی والا ہے، اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

پانچواں کلمہ استغفار

”میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا مالک ہے، ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا غلطی سے، جو میں نے چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر، میں اُس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں ہر اس گناہ سے جو میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے بھی جو میں نہیں جانتا، (الہی!) بیشک تو پوشیدہ باتوں کا جاننے والا، اور عیبوں کا چھپانے والا، اور گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے جو بہت بلند اور عظمت والا ہے۔“

چھٹا کلمہ ردِّ کفر

”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں جان بوجھ کر کسی کو تیرا شریک بناؤں، اور میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اُس شرک کی بھی جسے میں نہیں جانتا، میں نے اس سے توبہ کی اور میں چیز ارہوا کفر سے، اور شرک سے، اور جھوٹ سے، اور غیبت سے، اور بدعت سے، اور چغلی سے، اور بے حیائیوں سے، اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے، اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں، ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔“